سرکاری رپورٹ

پانچواں / بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۳ جون ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۹ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ (بروز پنج شنبہ)

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۳
-	وقفہ سوالات	۴
۲-	رخصت کی درخواستیں	۵
۳-	تحریک استحقاق نمبر۱	۶
	منجانب میر ہمایوں خان مری	
۴-	تحریک التواء نمبر۱	۱۳
	منجانب سردار خان لونی ایم پی اے	
۵-	مشترکہ تحریک التواء نمبر۲ مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے پیش کی	۲۲
۶-	قراردادیں	۳۱
	قرارداد نمبر ۲۶ - منجانب ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
	قرارداد نمبر ۲۷ - """" عبدالقہار خان	

جلد پنجم

شمارہ دوئم

فہرست ممبران اسمبلی

۱-	میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر
۲-	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ
۳-	نواب محمد اسلم رئیسانی	سینئر وزیر، وزیر خزانہ
۴-	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵-	سردار اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶-	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷-	شیخ جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۸-	میر جان محمد جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹-	حاجی نور محمد صراف	وزیر محکمہ کیو ڈی اے
۱۰-	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱-	ماسٹر جانسن اشرف (نمائندہ عیسائی اقلیت)	وزیر اقلیتی امور
۱۲-	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳-	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴-	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵-	مولوی نیاز محمد دوتانی	وزیر آبپاشی و برقیات
۱۶-	سید عبدالباری	
۱۷-	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری و تحفظ حیوانات
۱۸	محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت و حرفت
	محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت
	زاب ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ
	محمد شاہ مردان زئی	وزیر سوشل ویلفیئر (سماجی بہبود)
	زکلیم اللہ	

۲۳۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی
۲۴۔ میر علی محمد نوتیزئی
۲۵۔ مسٹر عبدالقہار خان
۲۶۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی
۲۷۔ سردار محمد طاہر لونی
۲۸۔ میر باز خان کھیتران
۲۹۔ حاجی ملک کرم خان ججک
۳۰۔ میر ہمایوں خان مری
۳۱۔ نواب محمد اکبر خان بگٹی
۳۲۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ
۳۳۔ سردار فتح علی عمرانی
۳۴۔ مسٹر محمد عاصم کرد
۳۵۔ سردار چاکر خان ڈومکی
۳۶۔ میر عبدالکریم نوشیروانی
۳۷۔ شہزادہ جام علی اکبر
۳۸۔ مسٹر کچکول علی ایڈوکیٹ
۳۹۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ
۴۰۔ مسٹر ارجن داس بگٹی (نمائندہ ہندو اقلیت)
۴۱۔ سردار سنت سنگھ (نمائندہ سکھ و پارسی اقلیت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں بجٹ اجلاس

مورخہ ۱۳ جون ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۹ ذالقعد ۱۴۱۱ھ

بروز پنجشنبہ

زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈوکیٹ

صبح دس بجے صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبد المتین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ○

ترجمہ : اور نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔ دنیوی زندگی کی اس شان و شوکت کو جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے۔ وہ تو ہم نے انہیں آزمائش میں ڈالنے کے لئے دی ہے' اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق حلال ہی بہتر اور پائندہ تر ہے۔ اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے' رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں اور انجام کی بھلائی تقویٰ ہی کے لئے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وقفہ سوالات

○ **جناب اسپیکر۔** وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

پہلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

○ **سردار ثناء اللہ خان زہری۔(وزیر بلدیات)۔** جناب اسپیکر صاحب ہمارے متعلقہ وزیر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں اگر ہمارے ایم پی اے صاحب اجازت دیں تو میں ان کے سوالات کا جواب دے دوں؟

○ **جناب اسپیکر۔** میری معلومات کے مطابق میر جان محمد جمالی صاحب بیمار ہیں اور علاج کے لئے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ محترم میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کے جوابات اگر سردار صاحب دینا چاہیں تو ان کی مرضی۔ ویسے متعلقہ وزیر صاحب سولہ تاریخ تک چھٹی پر ہیں البتہ سولہ کے بعد ان کے سوالات کی تاریخ رکھی جاسکتی ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر صاحب۔ چاہئے کنسرنڈ متعلقہ وزیر جواب دیں یا کوئی اور مجھے اعتراض نہیں ہے۔ تاہم سردار صاحب جواب سے تسلی کرا سکتے ہیں اور صحیح جواب دے سکتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں اور اگر منسٹر کنسرنڈ متعلقہ کے لئے رکھتے ہیں تو بھی ویلکم۔

○ **جناب اسپیکر۔** سردار صاحب آپ اس بارے میں کیا فرمائیں گے؟

○ **وزیر بلدیات۔** جناب والا۔ میرے خیال میں اگر منسٹر کنسرنڈ آجائیں تو بہتر رہے گا کیونکہ وہ خود اپنے ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں بہتر جانتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ان کے سوالات سولہ تاریخ کے بعد رکھے جائیں گے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ میرے سوالات میرے خیال میں جمالی صاحب کے ہیں اگر آپ ان کے آنے کے بعد رکھ دیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** آج تقریباً سارے سوالات ان کے ہیں۔ دوسرے معزز اراکین نے جو سوالات کئے

ہیں وہ بھی ان کے ہیں۔

سوال نمبر ۱۸۳ ارجن داس بگٹی صاحب کا ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالمالک صاحب اور ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کے سوالات بالترتیب آتے ہیں ان کے بعد عبدالقہار خان صاحب کا سوال ہے۔ اب میں جناب ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب سے پوچھوں گا کہ آیا ان کے سوالات بھی متعلقہ منسٹر صاحب کے آنے تک رکھے جائیں؟

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** میرے خیال میں کنسرنڈ منسٹر کے لئے رکھ دیئے جائیں تو بہتر ہوگا۔

○ **جناب اسپیکر۔** ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب۔ آپ کیا فرمائیں گے؟

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** جناب اسپیکر ہمارے یہ سوال بہت اہم ہیں بہرحال آپ جو مناسب سمجھیں۔ ہم اسے تسلیم کرتے ہیں۔ اس سے پہلے وزیر صاحب نے وعدہ بھی کیا کہ چیمبر میں آجائیں فلاں جگہ پر آجائیں۔ میرے سوالوں کے جواب جب بھی آپ رکھنے چاہیں پانچ دن بعد رکھیں۔ جناب والا۔ میرے خیال میں یہاں ری ایشورنس کمیٹی بھی فنکشن نہیں کر رہی ہے۔ آپ ہی اس کا کوئی بہتر طریقہ نکالیں اس لئے کہ ہمارے سوالات اہم ہوتے ہیں اور ضروری بھی ہوتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ٹھیک ہے سولہ کے بعد رکھتے ہیں۔ جب وہ تشریف لائیں گے۔

رخصت کی درخواستیں

○ **جناب اسپیکر۔** سیکریٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

○ **محمد حسن شاہ۔ سیکریٹری اسمبلی۔** حاجی نور محمد صراف۔ وزیر محکمہ کیو ڈی اے سرکاری دورہ پر ایران تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی درخواست ہے کہ مورخہ ۱۲ جون ۹۱ء اور مورخہ ۱۳ جون ۹۱ء کے اجلاس سے ان کو رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** ڈاکٹر عبدالمالک صاحب ضروری کام کے سلسلہ میں اسلام آباد گئے ہوئے ہیں۔ ان کی درخواست ہے کہ انہیں آج کے اسمبلی اجلاس سے رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق نمبر ۱

○ **جناب اسپیکر۔** اب میر ہمایوں خان مری صاحب کی ایک تحریک استحقاق ہے معزز رکن اپنی تحریک پیش کریں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ :-

بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۲۸ میں واضح ہے کہ اسمبلی جتنی جلدی ممکن ہو۔ حسب ذیل مجالس قائمہ اسمبلی کی معیاد تک کے لئے منتخب کرے گی۔ لیکن ٦ مہینے گذرنے کے باوجود اور مارچ کے منعقدہ اجلاس میں وزیر قانون کی یقین دہانی کہ اسی اجلاس میں اپوزیشن سے مل کر کمیٹیاں جلد تشکیل دی جائیں گی۔ لیکن یقین دہانی کے باوجود تاحال کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئیں ہیں۔ جس کی وجہ سے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:-

بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۲۸ میں واضح ہے کہ اسمبلی جتنی جلدی ممکن ہو۔ حسب ذیل مجالس قائمہ اسمبلی میں معیاد تک کے لئے منتخب کرے گی۔ لیکن ٦ مہینے گذرنے کے باوجود اور مارچ کے منعقدہ اجلاس میں وزیر قانون کی یقین دہانی کہ اس اجلاس میں اپوزیشن سے مل کر کمیٹیاں جلد تشکیل دی جائیں گی۔ لیکن یقین دہانی کے باوجود تاحال کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر ہمایوں خان مری صاحب۔ آپ اپنی تحریک استحقاق کی Relevency کے بارے میں بحث کریں گے یا میں متعلقہ وزیر صاحب سے کہوں کہ وہ اس بارے میں وضاحت کریں؟

○ **سردار ثناء اللہ خان زہری۔** (وزیر بلدیات)۔ جناب اسپیکر صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط

کار کے رول نمبر۱۳۱ کے تحت قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف مل کر بات طے کریں چونکہ یہ ممبران اسمبلی کا اندرونی معاملہ ہے لہٰذا ان کی یہ تحریک استحقاق کے زمرے میں نہیں آتی ہے جہاں تک دوسری بات ہے میں آنریبل معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اسمبلی کارروائی کے بعد چیمبر میں بیٹھ کر اس مسئلہ کو ڈسکس کریں گے اور جلد از جلد یہ کمیٹیاں بنائیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آج ہی ــــــــــــــــــــ (مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ جہاں تک آپ فرماتے ہیں کہ میں اس کی ریلیونسی Relevency پر بات کروں۔ منسٹر لاء اینڈ پالیمنٹری افیئرز میرے خیال میں یہاں پر نہیں ہیں۔ یہاں واضح لکھا ہے اس کو آپ نے بھی پڑھا ہے ہم سب نے بھی پڑھا ہے میں نے رول کا حوالہ دیا ہے رول نمبر۱۶۷ میں ہے۔ میں پڑھتا ہوں۔

RULE. 167 Committee of the Government assurance.

There shall be a Committee on government assurance to scrutinize assurances, promises undertaking given by the Minister from time to time on the floor of the Assembly and to report.

The extent to which such assurances, promises undertaking etc has been implementated and where implementation whether such implementation has taken place within the minimum time necessary for the purpose.

No.2. The Committee shall consist of five members who shall be elected by the Assembly from the duration of the Assembly.

یہاں یہ تیسرا بھی لکھا ہے۔ چوتھا بھی اور پانچواں بھی لکھا ہوا ہے آپ نے بھی دیکھا ہے یہاں میں سمجھتا ہوں فلور آف دی ہاؤس پر یہ کہا گیا کہ جی یہ کمیٹیاں تشکیل دی جائیں گی یہاں یہ دیکھنے میں آیا ہے اگر کمیٹیاں تشکیل دی جائیں تو ظاہر بات ہے کہ وہاں پر سوالوں کے جواب سے متعلق یہ چیزیں تھیں۔

چھ ماہ گذرنے کے باوجود بھی اگر یہاں اس بارے میں متواتر سوال اٹھائے جائیں باوجود اس کے کہ یہاں Assurance ایشورنس بھی دی جاتی ہے لیکن پھر بھی کمیٹی تشکیل نہیں دی جاتی۔ جس کے پانچ ممبرز ہیں اپوزیشن بنچز ہیں۔ ٹریژری بنچز ہیں دونوں مل کر ان کی تشکیل دیں لیکن جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے یہ کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئیں اس وقت میں نے یہ اعتراض اٹھایا تھا یہ اس معزز ایوان کے تقدس سے متعلق ہے اس سے اس مقدس ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ اس وقت تک یہ سلسلہ نہیں ہوا ہے اور یہ

ایک اہم مسئلہ ہے۔ ساری Procedings کا دارومدار اس پر ہے ہم سب ممبرز چاہے ان کا تعلق اس صوبائی اسمبلی میں ٹریژری بینچز سے ہو یا اپوزیشن سے ہو یا ہم سب عوام کے نمائندے ہیں۔ یہاں کارروائیاں ہوتی رہتی ہیں یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم پوچھیں کیونکہ اس سلسلے میں اسمبلی کے فلور پر یقین دہانی کرائی گئی تھی اور اب تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ جناب والا۔ ہم اس کو کیا سمجھیں؟

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک اسمبلی میں کمیٹیوں کے قیام کا تعلق ہے اس کی ضرورت سے کسی کو انکار تو نہیں ہے۔ آج جیسا Concerned minster صاحب نے فرمایا ہے کہ کمیٹیوں کے قیام میں آپ اور منسٹر صاحب مل کر اگر انہیں بنالیں اجلاس کے فوراً بعد کیونکہ اگر یہ کمیٹیاں بن جاتی ہیں تو یہ اچھی بات ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ میں یہ پوائنٹ اٹھا رہا ہوں کہ پچھلی دفعہ یہاں پر یقین دہانی کرائی گئی تھی یہ کیوں نہیں بنائی گئیں؟

○ **جناب اسپیکر۔** اس میں آپ کی بھی ذمہ داری ہے اس میں اگر اکیلے ان کی ذمہ داری ہوتی تو آپ بات کرسکتے تھے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ سر ایک چیز ہے میں اس اسمبلی میں ۱۹۸۵ء سے اب تک تیسری مرتبہ منتخب ہوکر آیا ہوں۔ پہلے یہ ہوا کرتا تھا کہ ہم یہاں بیٹھتے تھے ہمیں یہاں بلایا جاتا تھا اور پھر مل بیٹھ کر یہ کمیٹیاں تشکیل دی جاتی تھیں۔ آپ اسے دیکھیں یہ آپ کے ریکارڈ پر ہے۔ ہماری ذمہ داری تو ہوتی ہے ہم نے اپنی ذمہ داری تو فلور آف دی ہاؤس پر نبھائی ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں------

○ **جناب اسپیکر۔** پہلے ان کی بات مکمل ہونے دیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ ہم تو یہ بات فلور آف دی ہاؤس میں اٹھا رہے ہیں۔ یہ ذمہ داری کس کی ہوتی ہے۔ اس کا ذمہ دار کون ہے؟

وہ اپوزیشن کو بلائیں ان سے بات کریں جبکہ فلور آف دی ہاؤس پر یہ کہا جاتا ہے یقین دہانی کرائی جاتی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب آپ کو بھی یاد ہوگا۔ اس اسمبلی کے اجلاس کو کتنا عرصہ ہوا گزرے ہوئے؟ اس کے باوجود بھی یہ کمیٹیاں نہیں بنائی گئیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک تحریک استحقاق کا تعلق ہے اس امر سے کس ممبر کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا اس حد تک تو استحقاق کی تحریک کو نامنظور کیا جاتا ہے۔ البتہ کمیٹیوں کی ضرورت کے پیش نظر جس طرح منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے۔ اس کے مطابق آج ہی اس اجلاس کے بعد میر ہمایوں خان اور سردار ثناء اللہ صاحب بیٹھ کر ان کمیٹیوں کو تشکیل دیں گے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب۔

آپ کے فیصلہ سے پہلے میں گذارش کروں کہ بولنے کا حق ہم سب کو ہے۔ کیونکہ ہمارے ہی اپوزیشن بینچ سے ایک ممبر نے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے تو اس میں آپ اس کی (Relevency) کی صورت میں بولنے کا موقع دیں کہ یہ تحریک استحقاق کس حد تک ریلیونٹ (Relevant) ہے۔ مسٹر اسپیکر صاحب آپ کو یاد ہوگا کہ اس معزز ہاؤس میں گذشتہ اسمبلی کے دوران یہ تحریک استحقاق اٹھائی گئی تھی منسٹرلاء اور ہماری ٹریژری بینچز کے ممبران نے اس بات کی Assurance دی تھی آپ کی ہی بات ہے کہ اس اجلاس کے فوراً بعد اپوزیشن سے اس سلسلہ میں رابطہ کیا جائے گا اور ان سے باہمی سمجھوتے کے تحت یہ کیٹیاں مرتب کی جائیں گی اور ترتیب دی جائیں گی۔ میں یہ گذارش کروں گا اسپیکر صاحب ایک تو قانون سازی کی جہاں بات آتی ہے ایک گورنمنٹ یا ٹریژری پر ہمارے بیٹھے ہوئے اراکین کا یہ بھی ایک فرض ہوتا ہے کہ وہ خود قانون کی پیروی کریں۔ جو ہمارے اصول و ضوابط ہیں ان کو وہ خود Follow کریں اور پھر دوسری بات جناب اسپیکر صاحب آپ اس وقت ہاؤس کی قیادت کر رہے ہیں۔ آپ کی یقین دہانی کے باوجود بھی میں تو سمجھتا ہوں کہ ایک تو ان کمیٹیوں کو مرتب نہ کرنے کی وجہ سے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے دوسری آپ کی بات آپکا decision اور آپ کی Jndegemnt کے بعد بھی ہمارے معزز ممبران صاحبان نے اتنی تکلیف گوارہ نہیں کی ان کمیٹیوں کی ایک ہیئت ترکیبی بنایا جائے۔ ان کمیٹیوں کی تشکیل کی پذیرائی ہو۔ جناب اسپیکر صاحب میں یہ گذارش کروں گا کہ اس ہاؤس میں اسمبلی کے اس پلیٹ فارم پر ہم آتے ہیں۔ جمہوری تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے' جمہوری روایات کو پورا کرنے کے لئے' صرف اور صرف منسٹریاں یا مشاورت یا ایڈوائزریاں یا چند ایک اس قسم کے ذاتی یا اجتماعی مفادات کو پورا کرنے کے لئے نہیں آتے ہیں بلکہ جناب اسپیکر صاحب میں تو مودبانہ گذارش کروں گا کہ جو آپ یہاں پر desision دیتے ہیں جو فیصلہ سنا دیتے ہیں اس پر ہم سب کو پابند ہونا چاہئے۔ جناب اسپیکر صاحب میں ابھی بول رہا ہوں۔ ٹریژری بینچز سے ایک ممبر اٹھے ہیں۔ مجھے یہ بولنے کا حق ہے۔ میں آگے چل کر بھی یہ گذارش کروں گا کہ جناب اسپیکر صاحب ------ مداخلت

○ شیخ جعفر خان مندوخیل -(وزیر تعلیم)- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا-

○ جناب اسپیکر- آپ ان کے پوائنٹ آف آرڈر کو تو سن لیجئے-

○ مسٹر ارجن داس بگٹی- جناب والا- فرمایئے فرمایئے-

○ وزیر تعلیم- جناب اسپیکر- اب معزز رکن ہمارا استحقاق مجروح کر رہے ہیں کہ ہم لوگ یہاں ذاتی مفادات کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں- وہ کوئی ثبوت پیش کردیں کہ ہم لوگ ذاتی مفادات کے لئے بیٹھے ہیں تو ہم یہ وزارت چھوڑ دیتے ہیں-

○ مسٹر ارجن داس بگٹی- جناب والا- میں یہ بات ہرگز نہیں کر رہا ہوں کہ میں تو جنرل بات کر رہا ہوں- میں مندوخیل صاحب سے منسوب کرکے یہ بات نہیں کر رہا ہوں- میں یہ گزارش کروں گا کہ جناب چھ ماہ گذر چکے ہیں میں اس چیز کے بارے میں گزارش کروں گا کہ ایک منسٹر ہاؤس کے اندر On the Chair کومٹمنٹ کرتا ہے کہ جب یہ بات ہوگی اور اس مسئلہ کو حل کیا جائے گا- جب تک کہ مجالس کی ہیئت ترکیبی کو ہم تشکیل نہیں دیتے ہیں- اس کومٹمنٹ Conmmitment کو کون پورا کرے گا اور اس کی جواب دہی کون کرے گا؟

○ میر ثناء اللہ زہری- وزیر بلدیات- جناب والا- اس کا جواب ہم یہ دیں گے کہ یہ ہماری بدبختی سمجھیں یا خوش بختی سمجھیں کہ ہماری جو منسٹری ہے لاء اینڈ پارلیمنٹ کی وہ ابھی تک بھٹک رہی ہے ادھر ادھر کبھی کسی کے پاس آتی ہے اور کبھی کسی کے پاس چلی جاتی ہے- ہم اس منسٹری کو بھٹکنے نہ دیں اور آپ کے جو مسائل ہیں ان کی ہم حل کرنے کی کوشش کریں گے- تو ہم کوشش کریں گے کہ- آپ ہماری باتوں پر یقین کریں- ہم نے آپ سے کہا ہے کہ آپ آئیں اسمبلی اجلاس کے بعد ہم کھلے دل کے ساتھ آپ کے ساتھ بیٹھ کر کمیٹیاں تشکیل دیں گے- جناب اسپیکر میں آپ سے یہی درخواست کروں گا کہ آپ اس پر اپنی رولنگ دے دیں-

○ مسٹر ارجن داس بگٹی- جناب والا- میں وزیر صاحب کا دل و جان سے احترام کرتا ہوں اور انہوں نے شکر ہے کہ اپنی ایک کمزوری کو تسلیم کیا ہے کہ لاء منسٹری بھٹک رہی ہے- کتنے افسوس کی بات ہے کہ چھ ماہ سے گورنمنٹ بنی ہوئی ہے اور لاء منسٹری بھٹک رہی ہے- چلئے جناب اگر ہم آپ کی بات کا اعادہ کرتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں تو یہ قصور ہمارا نہیں ہے- جناب عالی- یہ قصور آپ کا ہے- یا لاء منسٹری کا آپ

منسٹری کیسے چلا رہے ہیں؟

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک اس سلسلہ میں بات ہے تو بات تو مکمل ہو گئی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں پرزور صورت میں اور مودبانہ عرض کرتے ہوئے اس تحریک استحقاق کا پورا پورا ساتھ دیتا ہوں۔ پلیز خدارا جمہوری تقاضوں کو پورا کریں۔ جمہوری روایات کو پورا کریں۔ عوام کے توقعات ہم سے وابستہ ہیں۔

○ **وزیر بلدیات۔** جناب والا۔ انہوں نے تو اپنی پوری تقریر اس پر کردی۔ آپ اس پر اپنی رولنگ دیدیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ہم نے اس پر پہلے ہی فیصلے دے دیا ہے۔ میں فیصلہ دے چکا ہوں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ آپ یہ کہہ رہے ہوں کہ ہم نے فیصلہ پہلے دیا ہے آپ خود کہتے ہیں کہ اس پر استحقاق نہیں ہوتا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک اس تحریک استحقاق کی حد ہے------(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ جبکہ فلور آف دی ہاؤس پر assuarnce نہیں دی جاتی ہے کہ اس پر ہم عمل درآمد کریں گے۔ سارا ہاؤس یہاں پر بیٹھا ہوا ہے۔ اپوزیشن بھی یہاں موجود ہے اور ٹریژری بنچز بھی یہاں ہے۔ یہاں پر کیوں پھر غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے؟ اس پر استحقاق نہیں بنتا۔ تو پھر استحقاق کی تعریف کیا ہے؟

بڑے احترام سے کہتا ہوں اور مجھے خدانخواستہ آپ کی غیر جانبداری پر کوئی شک نہیں ہے لیکن ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اسپیکر کا جو کام ہوتا ہے اس بارے میں ہمیں شک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں اور پوائنٹ یہاں اٹھائے جاتے ہیں تو کہہ دیا جاتا ہے کہ متعلقہ وزیر نہیں ہے یہ اس کی Relevancy نہیں ہے اور یہ اس طرح سے نہیں ہے میں نے تو رول کوٹ کرکے بتایا ہے کہ اس کی کتنی Relevancy ہے اس ایوان میں بتایا ہے' اس ایوان میں بتایا جاتا ہے' اس ایوان میں کہا جاتا ہے۔ پھر یقین دہانی کرائی جاتی ہے پھر اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا ہے پھر اس کے بعد آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ استحقاق نہیں ہے تو پھر استحقاق کیا چیز ہے۔ استحقاق نظر آنے والی چیز تو نہیں ہوتی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگر آپ قاعدہ ۱۳۱ پڑھیں تو آپ کو پتہ چل جائے گا۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** میں نے قاعدہ پڑھ لیا ہے اور اس کا حوالہ دیا ہے پھر بتائیں کہ استحقاق کیا ہوتا ہے اور ہم اس کو دیکھ نہیں رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگر آپ قاعدہ ۱۳۱ کو دیکھیں تو اس میں لکھا ہے۔

The member of each Committee shall be elected by the Assembly from amongst its Members in accordance with the agreement of the Leader of the House and the Leader of Opposition and in the absence of a Leader, his deputy.

اپوزیشن : یہاں ایک بات آجاتی ہے تو یہاں اپوزیشن کا لیڈر نہیں ہے شاید اپوزیشن کا لیڈر آج ڈیکلیر ہوگا۔ جس طرح لیڈر آف اپوزیشن نہیں ہے دوسری بات یہ ہے کہ حکومت اور اپوزیشن دونوں کی ذمہ داری ہے۔ کہ یہ بیٹھ کر کمیٹیاں بنائیں۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے کہ ان کی ہیئت ترکیبی بن چکی ہے اور ان تمام کمیٹیوں کی ہیئت بنا دی گئی ہے اب صرف بیٹھ کر بنالیں جو استحقاق کا تعلق ہے میں نے اس کی لیگل پوزیشن واضح کر دی ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** میں بھی اس کی لیگل پوزیشن کے بارے میں بات کر رہا ہوں اور یقین دہانی ہوتی ہے کہ عمل درآمد ہوگا پھر عمل درآمد نہیں ہوتا ہے۔ تو پھر کیا اس سے استحقاق مجروح نہیں ہوتا ہے؟ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ استحقاق کیا ہے کیا یہ کوئی نہ نظر آنے والی چیز ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی ہے اس میں واضح طور پر کہوں گا استحقاق مجروح ہوا ہے جب فلور آف دی ہاؤس استحقاق مجروح ہوا ہے۔---------

○ **جناب اسپیکر۔** جب یہ ایوان کی کمیٹیاں بن جائیں گی پھر assurance کمیٹی بھی بن جائے گی اس میں آپ معاملہ لے جاسکتے ہیں۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر۔ میں آپ سے ایک پوائنٹ کی وضاحت چاہوں گا اور یہاں ٹریژری بنچز میں اپوزیشن بنچز ہیں جب آپ کمیٹیاں بنائیں اور فیصلہ کریں اس ایوان میں آزاد نمائندے ہیں ان کو بھی آپ ignore نہ کریں۔ جب آپ کمیٹیاں تشکیل دیں میرے خیال میں آپ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ اس میں سب کی نمائندگی ہو میری تجویز یہ ہے کہ ایک ایک نمائندہ ہر پارٹی سے ہونا چاہئے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں نے تو میر ہمایوں خان مری کو کہا ہے کہ وہ مل کر بیٹھ جائیں اور ان کمیٹیز کو

تشکیل دے دیں صلاح مشورہ کرکے آزاد ممبر کو بھی ملا لیں۔

○ **سردار ثناء اللہ زہری۔وزیر بلدیات۔** جناب والا یہاں آزاد ممبر ہیں بی این ایم کے ممبر ہیں ان کا بھی حق ہے۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب والا۔ ہم بی این ایم کے ممبر ہیں اور پارٹیاں ہیں آزاد ممبر ہیں ان کو بھی شامل کیا جائے گا؟

○ **جناب اسپیکر۔** بجٹ کے اختتام پر سردار ثناء اللہ زہری سے مل لیں اور آپس میں مل بیٹھ کر کمیٹیاں بنائیں۔

میں نے تو اس بارے میں کہہ دیا ہے کہ یہ استحقاق کا مسئلہ نہیں ہے لیکن جہاں تک کمیٹیز کا تعلق ہے تو آپ اجلاس کے اختتام پر سردار صاحب سے مل کر کمیٹیز بنانے کی بات کریں۔ اس سے کسی کا استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر۔ اب تحریک التواء نمٹائی جائے گی سردار طاہر خان لونی صاحب اپنی تحریک التواء پیش کریں۔

تحریک التوا نمبر ۱

○ **سردار طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ:۔

حال ہی میں ہونے والے فوری اہمیت کے حامل مسئلہ پر اسمبلی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔ تفصیل یہ ہے۔

کہ دو قبائل کے درمیان تنازعہ سے سب ڈویژن گلستان کے علاقے میں بدامنی پھیل جانے اور ملیشا فورس اور ریزرو پولیس کے تعیناتی کسی وجہ سے پرامن باشندوں کو گھیرے میں لے کر اور گھر گھر تلاشی اور ناجائز تنگ کرنے کا سلسلہ گزشتہ ایک ہفتہ سے جاری ہے اور مقامی ٹرانسپورٹ' ٹرین کے بند ہوجانے کی وجہ سے علاقے کے لوگوں کو خوراک اور دیگر سہولیات کی ترسیل میں مشکلات پیش آرہی ہے۔ بلکہ علاقے میں بجلی بند ہونے کی وجہ سے تمام ٹیوب ویل بھی بند ہوگئے۔ جس سے لوگوں کو پینے کے لئے بھی پانی نہیں مل رہا ہے اور زراعت مکمل تباہ ہوگئی۔

لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔
حال ہی میں ہونے والے فوری اہمیت کے حامل مسئلہ پر اسمبلی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔ تفصیل یہ ہے۔

کہ دو قبائل کے درمیان تنازعہ سے سب ڈویژن گلستان کے علاقے میں بدامنی پھیل جانے اور ملیشا فورس اور ریزرو پولیس کے تعیناتی کسی وجہ سے پرامن باشندوں کو گھیرے میں لے کر اور گھر گھر تلاشی اور ناجائز تنگ کرنے کا سلسلہ گزشتہ ایک ہفتہ سے جاری ہے اور مقامی ٹرانسپورٹ' ٹرین کے بند ہوجانے کی وجہ سے علاقے کے لوگوں کو خوراک اور دیگر سہولیات کی ترسیل میں مشکلات پیش آرہی ہے۔ بلکہ علاقے میں بجلی بند ہونے کی وجہ سے تمام ٹیوب ویل بھی بند ہوگئے۔ جس سے لوگوں کو پینے کے لئے بھی پانی نہیں مل رہا ہے اور زراعت مکمل تباہ ہوگئی۔

لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ تحریک میں پہلے بولنے کا حق جناب محرک کا ہوتا ہے آپ قانون کے مطابق کارروائی کریں جناب والا یہ ایک ایسی چیز ہے آپ اس میں ریگولیشن کو فالو کرنے کی کوشش کریں۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں پہلے وزیر متعلقہ کی رائے لے رہا ہوں تحریک میں پھر ان کو موقع دیا جائے گا پھر مکمل اجازت ہے۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** جناب والا۔ پہلے وزیر سے پوچھ لیا جائے کہ وہ حمایت کر رہے ہیں پھر معاملہ حل ہو۔

○ **نواب محمد اکبر خان بگٹی۔** جناب والا۔ یہ وزیر صاحب کا اختیار نہیں ہے معزز ممبر نے جو قرارداد move کی ہے اس پر بولنے یا نہ بولنے کا حق ان کا ہے۔ اگر دیگر ممبر محرک بولنا چاہیں تو یہ ان کا بھی حق ہے ان کو بھی موقع دیا جائے اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ جتنا اس نے پڑھ لیا ہے صحیح ہے تو پھر ٹریژری بینچ کا حق ہے وہ اس کا جواب دے یہ ان کا حق نہیں ہے اس کا فیصلہ محرک کرے گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** نواب صاحب کا کہنا درست ہے۔

○ **سردار ثناء اللہ زہری** ۔وزیر بلدیات۔ جناب والا۔ ہم بھی اسمبلی میں رہے ہیں اور ہم

نے بھی دیکھا ہے ہاشمی صاحب وزیر قانون ہوتے تھے وہ ہماری تحریک التوا کو پہلے ریجکٹ کر دیتے تھے۔ میں اس وجہ سے اٹھا ہوں اور رول بھی ہے پہلے وزیر متعلقہ بول سکتا ہے یہ معاملہ حالیہ دو قبائل کی لڑائی کی وجہ سے ہوا ہے مگر اس پر قابو پانے کی کوشش کی جارہی ہے انشاء اللہ اس پر جلد قابو پالیا جائے گا یہ کوئی فوری نوعیت کا مسئلہ نہیں ہے اس ضمن میں جہاں تک آنرایبل ممبر نے بجلی بند رہنے' ٹرانسپورٹ اور لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے کی بات کی ہے ظاہر ہے ہم کوشش کریں گے جو آدمی اس میں ناجائز ملوث ہے یا اس کا تعلق نہیں ہے اس کو چھوڑ دیا جائے گا قانون کے مطابق کارروائی کی جارہی ہے۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر۔ جیسا کہ پچھلے دنوں اچکزئی قوم کے دو قبیلوں کے درمیان جھگڑا ہوا' اندیشہ بہت زیادہ نقصان کا تھا مگر بروقت حکومت بلوچستان نے اپنے وسائل اور روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے اقدام کیا وہ بیشک قابل تعریف ہے۔ مگر میرا مقصد معزز ایوان کی کارروائی روک کر صرف حکومت کی تعریف کرنا ہی نہ تھا بلکہ اصل حالات کو بلوچستان اسمبلی کے معزز ایوان کے زیر بحث لانا ہے۔ جناب عالی جیسا کہ آپ سب معزز ارکان اسمبلی و بلوچستان کے بسنے والے ہر فرد کو معلوم ہے کہ ہمارے سب ڈویژن گلستان میں کیا ہوا۔ گلستان میں دو بھائیوں کا جھگڑا ہوا تھا۔ حکومت نے فیصلہ کرانے کی کوشش کی اور اس کے بعد اپنے وسائل کو اس طریقہ سے استعمال کیا کہ بلوچستان کی روایات ہی کیا بلکہ اپنے آپ کو فریق بنا کر ظالم اور مظلوم کا وہ کھیل کھیلا جس کی مثال شاید ہی تاریخ کے کسی دور میں ملتی ہو۔ جناب عالی گلستان جو اپنے نام ہی سے کتنا خوبصورت ہے اور اس خوبصورت نام کے خوبصورت اور معصوم لوگوں کو ملیشیا اور ریزرو فورس نے گلستان کو صحرا میں منتقل کر دیا۔ ان فورسز نے اسلحہ کی برآمدگی کا بہانہ بنا کر سارے علاقہ کی ناکہ بندی کر کے گھر گھر کی تلاشی لی اور ہر شریف شہری کو ہراساں کیا جو کہ ہماری روایات کے سراسر منافی ہے جس کا ہر شریف آدمی مذمت کرتا ہے۔ جہاں تک بلوچستان میں اسلحہ کا سوال ہے تو یہ ایک لمبی داستان ہے۔ اس کے بارے میں مختصر اتنا کہوں گا کہ بلوچستان میں بسنے والی تمام قومیں اپنی جانی و مالی تحفظ خود کرتی ہیں۔ کچھ تو حکومت کی مجبوریاں اور وسائل ہیں اور کچھ ہمارے وسیع اور خطرناک علاقوں کا عمل دخل ہے اس لئے اسلحہ بلوچستان کی پہچان بن چکا ہے۔ جناب عالی حکومت کی تسلی اسلحہ کی تلاشی پر نہ ہوئی بلکہ مقامی ٹرانسپورٹ اور ٹرین بند ہونے سے علاقہ میں مشکلات پیدا ہوئیں۔ یہ ایک علاقہ پر ظلم ہی نہیں بلکہ انسانیت پر بدنما داغ ہے۔ جناب اسپیکر۔ آپ یقین کیجئے کہ پورے علاقہ میں خوراک کی سخت قلت ہوئی ہے جس کے اثرات انسان کی صحت پر پڑیں گے اور جب لوگ بھوک اور پیاس کی وجہ سے بیمار ہوئے تو علاج کی سہولت تک چھین لی گئی اور یوں معصوم اور بے گناہ شہریوں پر کیا بیتی ہوگی؟

○ **(وزیر بلدیات)**- جناب اسپیکر- میں اختلاف برائے اختلاف نہیں کروں گا ہمارے معزز رکن صاحب تقریر پڑھ رہے ہیں جو کہ رول کے خلاف ہے' بہرحال میں آپ سے یہ کہوں گا کہ انہیں آپ پڑھنے کی اجازت دے دیں-

○ **جناب اسپیکر**- میں معزز ممبر صاحب کو پڑھنے کی اجازت دیتا ہوں-

○ **سردار محمد طاہر خان لونی**- جناب ظلم کی انتہا اس پر ختم نہ ہوئی بلکہ روشنیوں کے گلستان کو واپڈا نے بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا اور یوں بجلی سے بھی اس سب ڈویژن کو محروم کر دیا گیا- بجلی نہ ہونے سے جو مسائل سامنے آئے اس سے ہم سب بخوبی واقف ہیں- بجلی بند ہوئی تو پانی کی قلت' گرمی کی شدت' فصلوں کی تباہی' محنت کشوں کے مسائل اور نہ جانے کیا کیا مشکلات ہوئیں- جناب اسپیکر آخر میں گذارش کروں گا کہ اس مسئلہ پر ہر لحاظ سے اور ہر پہلو پر بحث کی جائے-

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی**- جناب اسپیکر- ذاتی طور پر اور اس علاقہ کا نمائندہ ہونے کے حوالے سے بھی میرا یہ حق بنتا ہے کہ میں اس تحریک التواء پر کچھ بولوں- یہ انتہائی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے جیسا کہ ہمارے معزز ممبر صاحب نے تحریک پیش کی ہے میں ان کے اس اقدام کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور سب یہ محسوس کریں گے جس طرح سے انہوں نے اسے محسوس کیا اور اسی طرح یہ ایوان اور ساری دنیا اس چیز کو محسوس کر رہی ہے- ٹریژری بینچز سے یہ یقین دہانی کرائی گئی ہے یا یہ یقین دہانی کی کوشش کرائی گئی ہے کہ اس میں کچھ مصالحتی جرگہ ملوث ہے- جہاں تک مصالحتی جرگہ کا تعلق ہے وہ لوگ ہمارے پاس آئے ہیں- ہماری ان سے اس مسئلہ پر بات چیت ہوئی ہے مگر (Clean up Operation) یا (Cover up Operation) جناب میں تو اسے کور اپ آپریشن کہوں گا کیونکہ اس میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کو پوشیدہ رکھا گیا ہے ہمارے معزز ممبر جنہوں نے یہ تحریک التواء پیش کی ہے انہیں اور ایوان کے ممبروں کو بھی درپردہ سارے حقائق کا علم نہیں ہے' ایسے میں اس ایوان کے نوٹس میں لانا چاہوں گا- جو کہ نہایت اہمیت کا حامل ہے- مثلاً ملیشیا اتھارٹیز Malasia Authorities نے یہ (So Called clean up Operation) کے دوران وہاں جن تیس' چالیس' پچاس یا اس سے بھی زیادہ لوگوں کو رنگے ہاتھوں گرفتار کیا' افغان مہاجروں کو اسلحہ بند مورچوں سے گرفتار کیا اور پھر ان کو مارشل لاء کے ہیڈکوارٹر سے عجیب طریقے سے رہا کیا گیا- ہم مصالحت کی تو باتیں کرتے ہیں اور یہ مصالحاتی جرگہ میرے پاس بھی آیا تھا مگر اب جو آپریشن جس طریقہ سے ملیشیاء والوں نے روا رکھا ہے اس قسم کی حرکات سے وہ جو مصالحتی جرگہ یا وہ جو ان کی مصالحت ہے اس بات نے اس کی بنیاد ہی ہلا

کر رکھ دی ہے۔ جناب مہاجر رنگے ہاتھوں پکڑے گئے اور ان کو رہا کیا گیا۔ یہ کون لوگ تھے اور انہیں کیوں رہا کیا گیا؟ سول ایڈمنسٹریشن سے اس بارے میں کیوں نہیں پوچھا گیا؟ جناب یہ وہ باتیں ہیں جس کے بیچ میں سیاست آجاتی ہے۔ وہاں پر یہ کہنا کہ یہ دو قبیلوں کے درمیان لڑائی ہے جناب والا۔ یہ دو قبیلوں کے درمیان لڑائی نہیں ہے۔ یہ سیدھی سادی آئی ایس آئی اور ایک پارٹی کے درمیان لڑائی ہو رہی ہے۔ میرا اپنا اندازہ یہ ہے کہ جب تک آپ اس صوبہ میں ملیشیاء کی کارروائیوں کا تعین نہیں کریں گے۔ اس کو سول ایڈمنسٹریشن کی (Jurisdiction) میں نہیں لائیں گے اور ان ساری باتوں کا آئینی' قانونی اور یہاں کے حالات کے مطابق فیصلے نہیں ہوں گے ہمیشہ یہ قصے ہوتے رہیں گے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہاں پر لوگوں کو کیا تکالیف ہو رہی ہیں؟ وہاں پر لاکھوں کروڑوں روپے کا پھل پک چکا ہے' مال باہر نہیں جاسکتا' مریض علاج کے لئے باہر نہیں جاسکتے' اندر کوئی راشن نہیں جاسکتا' ریلوے معطل' ٹیلیفون معطل' سارا نظام زندگی معطل ہوگیا ہے۔ ان سب باتوں کا خیال نہیں رکھا گیا ہے اور سول اور مارشل لاء ایڈمنسٹریشن کے درمیان کسی قسم کا تعاون موجود نہیں ہے۔ (militia There is Practically no condination between) جیسا کہ دوسرے صوبوں میں اور دوسرے علاقوں میں ملیشیاء کے ارکان سے لوگ شکایتیں کرتے ہیں وہی شکایتیں ہمیں بھی گلستان میں ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ملیشیاء سول ایڈمنسٹریشن لوگوں کو راشن پہنچانے کے لئے یا ان کا پکا ہوا پھل باہر لے جانے کے لئے راہ داری جاری کرتے ہیں۔ پرسوں کی بات ہے کہ ایک مجسٹریٹ نے ایک راہ داری جاری کیا۔ ملیشیاء افسر نے اس آدمی کو کہا کہ "ہم تو آپ کے مجسٹریٹ کو اس علاقہ میں گھسنے کی اجازت نہیں دیتے آپ تو اس کی راہ داری کی بات کرتے ہیں۔" جناب یہ حال ہے ہمارے سول ایڈمنسٹریشن اور ملیشیاء کے درمیان کوآرڈینیشن کا۔ میں ایوان کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ اس کے علاوہ پرسوں اس کلین اپ آپریشن کے بعد ہمارے قبیلے کے لوگوں کو اور ہمارے پارٹی کے لوگوں پر پھر دوبارہ حملہ ہوا ہے جب سے دو اموات ہوئی ہیں اور تین آدمی ابھی تک لاپتہ ہیں۔ ملیشیاء اور ایف سی والے سارے وہاں پر گئے ہیں اور ملیشیاء والوں نے انکار کیا ہے کہ یہ قبائلی علاقہ ہے وہاں پر ہم نہیں جاسکتے ہیں۔ جناب جب کام کی بات آتی ہے اور قانون کو لاگو کرنے کی بات آتی ہے تو وہاں پر ملیشیاء نہیں جاتا ہے اور جب آسان قسم کے کام ہوتے ہیں کہ جی اس کو پکڑو اس کو پکڑو فلاں الزام میں اسمگلنگ وغیرہ تو پھر اس قسم کی باتیں سامنے آتی ہیں۔ جناب والا۔ میں اس سلسلہ میں دوسرے معزز ممبران کی بھی اس سلسلہ میں رائے لینا چاہوں گا مگر آپ سے یہ عرض کروں کہ یہ بات ٹریژری بینچز سے کہی گئی ہیں کہ مصالحتی کوشش ہو رہی ہے۔ جناب ان حالات میں ان کارروائیوں میں اور ملیشیاء کی ان باتوں سے یہ مصالحتی کوشش کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر اسلام کے نام پر بعض سیاسی پارٹیوں نے وہاں پر باقاعدہ

الیکشن Compeign چلائی ہیں۔ ابھی بھی وہ اس کو دو قبیلوں کے درمیان لڑائی سمجھتے ہیں۔ یہ دو قبیلوں کے درمیان لڑائی نہیں ہے بلکہ یہ سیدھا سیدھا سیاسی جدوجہد ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس میں حکومت کے بعض اداروں کا' آئی ایس آئی اور دوسرے ادارے بھی اس لڑائی میں ملوث ہیں۔ اگر وہ ملوث نہیں ہیں تو یہ افغان مہاجر جنہیں آپ نے گرفتار کیا تھا انہیں سول ایڈمنسٹریشن کی مرضی کے بغیر؟ ان سب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میرے خیال میں معزز ایوان کو اس بات کی اجازت دینی چاہئے کہ اس پر پوری تفصیل سے بات کریں اور اس میں اس تحریک التواء اور اس کے علاوہ دوسری باتوں پر جہاں تک ملیشیاء کے لوگوں کا تعلق ہے اس پر سارے ایوان کو اپنی رائے دینی چاہئے اس طرح ہم اس صوبہ میں زندگی کیسے گذاریں گے؟ سول ایڈمنسٹریشن کچھ کہتا ہے' مارشل لاء اتھارٹیز کچھ کہتی ہیں سول ایڈمنسٹریشن کچھ فیصلے کرتی ہے اور مارشل لاء اتھارٹیز ان کو تسلیم نہیں کرتا ہے۔ اب ان حالات میں لوگوں کو اصل تکلیف جو ہو رہی ہے وہ اسی بات سے ہو رہی ہے۔

○ **وزیر بلدیات۔** جناب اسپیکر میں اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک ہمارے معزز ممبر صاحب فرما رہے تھے کہ آئی۔ ایس۔ آئی اور قبائل کی جنگ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جنگ دو قبائل کی جنگ ہے میرے خیال میں اس میں کوئی آئی۔ ایس۔ آئی ملوث نہیں۔ کیونکہ اس طرح کے مسئلے پہلے بھی ہوئے ہیں۔ ہمارے گھروں پر ملیشیا نے چھاپے مارے ہیں۔ یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔ لاء اینڈ آرڈر کو کنٹرول کرنے کے لئے مجھ سے زیادہ ہوم منسٹر صاحب جانتے ہیں وہ آپ کو تفصیل سے بتا دیں گے۔ بہرحال میں یہ کہوں گا کہ یہ دو قبائل کی جنگ ہے اور اس کو حل کرنے کی کوششیں کریں گے جس طرح آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے جرگہ بھیجا اور انشاء اللہ اس مسئلے کو حل کروائیں گے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کچھ مہاجروں کو پکڑا گیا بمع اسلحہ اور ان کو چھوڑا گیا تو اس سلسلے میں ہوم منسٹر صاحب تفصیلاً" بتا دیں کہ کس طرح انہیں پکڑا اور انہیں کیوں چھوڑا گیا۔

○ **جناب اسپیکر۔** ہوم منسٹر صاحب اس بات کی اگر تھوڑی سی وضاحت کریں۔

○ **نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی۔** جناب اسپیکر گذارش ہے کہ میں تین ہفتے سے کوئٹہ میں موجود نہیں تھا اور جب یہاں آیا تو کافی مصروف رہا ہوں۔ آج یہ بات سننے میں آئی ہے۔ میں تو صرف اتنا ہی عرض کر سکتا ہوں معزز ممبران کو کہ اس کی انکوائری ضرور کروائی جائے گی۔ کیونکہ یہ تحریک التواء ابھی مجھے میز پر ملی ہے جہاں تک حمید زئی اور غیبی زئی قبیلے کے جھگڑے کا تعلق ہے یہ تو سب کو معلوم ہے کہ ان کا آپس میں کچھ مسئلہ ہے لیکن جہاں تک ملیشیاء کی بے قانونی کا تعلق ہے ریلوے لائن ٹرانسپورٹ بند ہے اس کی میں آپ کو

assurance دیتا ہوں کہ آج ہی اس کی انکوائری کریں گے کہ اس طرح کے واقعات وہاں ہو رہے ہیں اور اگر فرنٹیئرکور اور سیول ایڈمنسٹریشن کے درمیان یہ حالت ہے کہ وہ ہماری بات نہیں سنتے اور معزز رکن نے ابھی بتایا کہ کچھ افغان مہاجرین پکڑے گئے تھے اور سیول ایڈمنسٹریشن نے انہیں چھوڑ دیا ہے کس کے کہنے پر۔

I will inquire in to every detail in this matter. I hope the members of Assembly, specially Mr. Tahir Louni will agree with me.

مجھے اجازت ہو تو میں آج انکوائری کر کے ان کو رپورٹ پیش کروں گا۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** جناب اسپیکر معزز اراکین اسمبلی یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور بلوچستان میں ابھی تک یہ کنفیوژن یہ مخمصہ کہ یہ سیاسی ہے یا کہ قبائلی اس پر ثبوت شواہد اور واقعات اس طرح ہیں اور ہم اس کو ثابت کر سکتے ہیں کہ یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے اور اسی وجہ سے عام ممبروں کو جو سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ان کا استحقاق اس طرح مجروح ہو رہا ہے کہ ہمیں کام کرنے اس علاقے میں جانے اور لوگوں سے ملنے کا وقت نہیں ملتا اور ہمیں اس طرح پریشانی میں مبتلا کیا گیا ہے۔ آپ یقین کریں کہ ہم اپنے عوام کو جن کے مسئلے ہیں بہت کم وقت دیتے ہیں۔ اس میں ہماری پارٹی کو اس طرح ملوث کیا گیا ہے کہ اس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ یہ سیاسی مسئلہ نہیں میں اس کی تفصیل اس لئے تھوڑا سا بیان کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** ڈاکٹر صاحب آپ محرک کی تحریک سے متعلق واقعات کے پیش نظر کچھ بیان کریں۔ کیونکہ حمید خان صاحب نے اس سلسلے میں بات کر دی ہے۔ لہٰذا اگر آپ پیدا شدہ حالات کے متعلق علاقے میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں۔ کچھ بیان کریں۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** جناب اسپیکر یہ تحریک اس مقصد کے لئے پیش کی گئی ہے کہ عوام کو جو تکلیف ہے وہ دور کی جائے لیکن جب تک آپ اس کے بنیادی کاز Cause تک پہنچیں گے یہ مسئلہ اس وقت تک جاری رہے گا کیونکہ جس دن سے یہ واقعہ ہوا۔ اسی دن پارٹی جھنڈوں پر حملہ ہوا پارٹی کے دفتر پر حملہ ہوا پارٹی کے ممبروں پر حملہ ہوا۔ اب یہ خوش قسمتی ہے یا بدقسمتی کہ حمید زئی قبیلے کے لوگ روپے میں چودہ آنے پشتونخواہ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اب آپ اس کو حمید زئی اور فلاں کا جھگڑا سمجھ کر محدود کر رہے ہیں۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ نے اس مسئلے کو اور عوامی مشکلات کو دور کرنا ہے تو اس مسئلے کی باقی تفصیل گراؤنڈ میں جانا ہے کہ پشتونخواہ کی سیاست پر آئی۔ ایس۔ آئی کا ارادتاً attack ہے اور عین موقع پر اس میں صوبائی انتظامیہ کس حد تک باخبر تھی۔ یا نہیں تھی اور دوسری یہ بات ہے اور اب تک صوبائی انتظامیہ کا کہاں تک کردار ہے۔ کچھ کر سکتی ہے کہ نہیں۔ ہم نے جو ایمانداری سے کوشش کی ہے وہ اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہے ہیں۔

بلکہ بار بار ہمیں کہا گیا ہے کہ ہم اس میں بے بس ہیں۔ یہاں تک کہ وہاں پر ایک گاؤں پر دنیا کے لیٹسٹ (Latest) ترین اسلحہ سے اس پر پچاس گھنٹے تک اٹیک (Attack) ہونے دیا۔ بھاری توپ میزائل استعمال ہوتے رہے ملیشیاء صرف سرانان تک گیا اور کہتے ہیں کہ ہم کو آرڈر نہیں ہے۔ اب یہ آرڈر کہاں سے نہیں ہے اور یہ سلسلہ دو قبیلوں کے درمیان نہیں آپ برائے مہربانی اس کے بنیادی نقطے تک پہنچیں کہ پارٹی کے جھنڈوں پر پارٹی کے دفتر پر پارٹی کے لیڈر پر مسلسل حملے ہو رہے ہیں اور اس کے باوجود آپ کہہ رہے ہیں کہ دو قبیلوں کے درمیان لڑائی ہے۔ ہماری ساتھی یہاں بیٹھے ہیں۔

قہار خان اس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے جو کہ (Opposite) قبیلہ ہے۔ اس کے الیکشن کے دوران لوگوں کو یہ کہا گیا کہ جس گھر پر پشتونخواہ کا جھنڈا ہے۔ وہ ہمارا دشمن ہے۔ تو یہ مہم جو مسلسل پارٹی کے خلاف ہے اور جب تک آپ اس کی تہہ تک نہیں جائیں گے یہ دو قبیلوں کا مسئلہ کبھی بھی حل نہیں ہوگا۔ آپ مہربانی کرکے اس کو تفصیلاً معلوم کرکے اور اس کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ یہ مسئلہ معمولی جرگہ سے اس طرح حل نہیں ہوگا۔ جب تک آپ اس کی تہہ تک نہیں پہنچیں گے۔ میں امید کرتا ہوں۔ اس میں ملیشیاء کا کردار اور ہماری انتظامیہ کی بے بسی۔ اس پر آپ لوگ ذرا سوچیں' مہربانی۔

○ **وزیر داخلہ۔** جناب اسپیکر۔ جہاں تک اس تحریک التواء کا حوالہ ہے۔ وہ ہے کہ وہاں لوگوں سے ناجائز سلوک کیا جارہا ہے۔ ان کا راشن نہیں پہنچ رہا ان کی ٹرین بند کر دی گئی ہے۔ ٹرانسپورٹ نہیں چلنے دے رہے ہیں۔ بجلی کاٹ دی گئی ہے۔ جہاں تک ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ سیاسی مسئلہ ہے اور آئی ایس آئی کا اور سیول ایڈمنسٹریشن کا۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ تو میں نے ان کو بتا دیا ہے۔

○ **وزیر داخلہ۔** اس کا تحریک التواء سے کوئی تعلق نہیں جناب جہاں تک اس تحریک التواء کا تعلق ہے۔ ان کی assurance انشورنس میں نے دیدی ہے اگر ایسے حالات وہاں پر موجود ہیں۔ میں آج ہی ان کی انکوائری کرکے ان کو رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر صاحب' اس سلسلے میں ہوم منسٹر صاحب سے یہ وضاحت چاہوں گا کہ جو پرسوں اس آپریشن کے سٹارٹ (Steart) ہونے کے بعد جو دوبارہ حملہ ہوا ہے جس میں دو آدمیوں کا تقریباً سنا ہے کہ قتل ہوئے ہیں اور دو تین آدمی لاپتہ ہیں۔ میں ہوم منسٹر سے یہ استدعا کروں گا کہ وہ اس معاملے میں ذاتی دلچسپی لے کر یہ اس کا کوئی انتظام کرائیں کہ یہ لوگ کہاں گئے اغواء ہوئے ہیں کہ مردہ

ہیں یا زندہ ہیں یہ لوگ کہاں ہیں؟ ملیشیاء والے تو وہاں جانے سے انکار کر رہے ہیں۔ آخر یہ کونسا قومی ادارہ ہے۔ یا ہمارا صوبائی ادارہ ہوگا۔ جو اس بات کی تہہ تک پہنچے گا۔ ان لوگوں کو تلاش کرے گا۔ نہ وہاں پہ اے سی جاتا ہے نہ وہاں ڈی سی جاتا ہے۔ نہ وہاں ملیشیاء والے جاتے ہیں اور قبائل کو آپس میں ایک دوسرے کے دست گریبان چھوڑ دیا گیا ہے تو اس سلسلے میں ہوم منسٹر صاحب سے یہ گذارش کروں گا کہ اس میں وہ فوری اور ذاتی دلچسپی لے کر اس معاملے کی تہہ تک پہنچیں اور ان لوگوں کا کھوج لگائیں کہ یہ لوگ کہاں ہیں۔ زندہ ہیں' یا مردہ ہیں اور یہ معاملہ کہیں اور اس کی (escalation) نہ ہوجائے۔ اگر اس کی (escalation) ہوگئی تو صاحب۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ تو یہ اچکزئی ایسا علاقہ بنے گا کہ آپ سندھ اور دوسرے علاقوں کو سب کو بھول جائیں گے اور یہ قطعا ملیشیاء کے بس کی بات نہیں ہوگی کہ اس (escalated war) کو پھر وہاں پر روک سکے۔ احتیاطی تدابیر کے طور پر میں ہوم منسٹر سے یہ گذارش کروں گا کہ وہ ذاتی دلچسپی لے کر اس کو اہمیت دیں۔ اس معاملے کو اور اس مسئلے کا کوئی راہ نکالیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جناب طاہر خان لونی صاحب ہوم منسٹر صاحب نے جو صورت حال اس تحریک سے متعلق پیش کی ہے کیا اب مزید کچھ تو نہیں کہیں گے؟

○ **سردار طاہر خان لونی۔** نہیں جی' بس اب یقین ہے کہ ہوم منسٹر صاحب اس پر پوری پوری توجہ دیں گے۔

تحریک التواء نمبر۲

○ **جناب اسپیکر۔** ٹھیک ہے جی' تحریک التواء نمبر۲۔ میر ہمایوں خان مری صاحب اور دیگر حضرات کی جانب سے ہے۔ آپ میں سے کوئی صاحب بھی پیش کرسکتے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت ہے۔

ہم ذیل ممبران صوبائی اسمبلی اس معزز ایوان میں تحریک پیش کرتے ہیں کہ حکومت بلوچستان اس معزز ایوان کو اپنے اعتماد میں لے اور مندرجہ ذیل وفاقی حکومت کے آئینی فیصلوں اور ایوارڈز جن کا تعلق صوبہ بلوچستان سے ہے کے اصل حقائق سے آگاہ کرے۔

۱۔ مشترکہ مفادات کی کونسل کے فیصلے
۲۔ قومی مالیاتی کمیشن کا ایوارڈ
۳۔ سوئی گیس پر سرچارج کا مسئلہ

۴۔ پانی کی تقسیم کا ایوارڈ

۵۔ سینڈک' پروجیکٹ اور میرانی ڈیم پر کام کی رفتار

۶۔ وفاقی حکومت میں صوبہ بلوچستان کے مقامی اور ڈومیسائل باشندوں کا ملازمت کا مخصوص کوٹہ

۷۔ صوبائی خود مختاری و دیگر اہم فیصلوں کے متعلق آگاہی

۸۔ تعمیر وطن پروگرام کی تفصیلات وغیرہ

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ہم ذیل ممبران صوبائی اسمبلی اس معزز ایوان میں تحریک پیش کرتے ہیں کہ حکومت بلوچستان اس معزز ایوان کو اپنے اعتماد میں لے اور مندرجہ ذیل وفاقی حکومت کے آئینی فیصلوں اور ایوارڈز جن کا تعلق صوبہ بلوچستان سے ہے کے اصل حقائق سے آگاہ کرے۔

۱۔ مشترکہ مفادات کی کونسل کے فیصلے

۲۔ قومی مالیاتی کمیشن کا ایوارڈ

۳۔ سوئی گیس پر سرچارج کا مسئلہ

۴۔ پانی کی تقسیم کا ایوارڈ

۵۔ سینڈک پروجیکٹ اور میرانی ڈیم پر کام کی رفتار

۶۔ وفاقی حکومتمیں صوبہ بلوچستان کے مقامی اور ڈومیسائل باشندوں کا ملازمت کا مخصوص کوٹہ

۷۔ صوبائی خود مختاری و دیگر اہم فیلصوں کے متعلق آگاہی

۸۔ تعمیر وطن پروگرام کی تفصیلات وغیرہ

○ **جناب اسپیکر۔** محترم وزیر بلدیات۔ جی فرمایئے۔

○ **وزیر بلدیات۔** جناب اسپیکر۔ یہ معاملہ چونکہ قاعدہ ۷۲(ب) کے مطابق یہ ایک واحد مسئلے سے متعلق نہیں ہے۔ لہذا یہ اس دفعہ کے زمرے میں نہیں آتا نیز اس کے علاوہ یہ حالیہ وقوع پذیر ہونے کا معاملہ بھی نہیں ہے اور چونکہ ۷۲(ب) کے خلاف ہے اس لئے اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ابھی تو محرک کو سنیں گے اس کے بعد

○ **وزیر بلدیات۔** جی ایک منٹ' میں دوسری بات یہ کہوں گا یہاں پر بہت سے مسائل کو ایک جگہ

اکٹھا کیا گیا ہے اس میں میرا خیال مشترکہ مفادات کے کونسل کے فیصلے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** سردار صاحب آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات' اور بہت سے ہیں تو میں گذارش کروں گا۔ ممبر سے کہ یہ جس مسئلے پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ وہ الگ ہے اس پر تحریک التوا پیش کریں۔ رول میں بھی یہ ہے کہ وہ الگ الگ تحریک التواء پیش کریں۔ پھر اس کو (bfford) کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سردار صاحب' ہم نے آپ کو اس لئے کہا کہ آپ شائد اس تحریک کے سلسلے میں ان کے (question) کریں چونکہ انہوں نے تحریک پیش کی ہے وہ تو بحث کریں گے۔

○ **ارجن داس صاحب۔** اس سلسلے میں فرمائیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب۔ آپ کے حوالے سے اس مقدس ایوان میں ان تمام مسائل کو ہم بصورت تحریک التواء لائے ہیں۔ چونکہ گذشتہ کافی دنوں سے اخبار کے صفحے ان موضوعات سے اکثر جب ہم اٹھتے ہیں۔ تو بھرے ہوئے ہیں ملتے ہیں۔ تو میں یہ گذارش کروں گا۔

جناب اسپیکر صاحب کہ ہمارے فاضل ممبر اور جو اس وقت وزیر بلدیات ہیں اور اس بات کا اعتراف کر چکے ہیں کہ ہماری لاء منسٹری اس وقت ڈانواں ڈول ہے۔ بلکہ بکھری ہوئی ہیں۔ اس کو ہم سیٹ نہیں کر سکے تو میں یہ گذارش کروں گا کہ وزیر بلدیات ہونے کے ناطے آپ ایک قومی تقاضہ ایک عوامی تقاضہ اور صوبائی تقاضہ کو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک اہم مسئلہ نہیں ہے؟ قاعدہ نمبر ۷۲ کے تحت یہ ایک اہم بات نہیں ہے۔ اگر آپ اس کو اہم بات نہیں کہتے تو جناب اسپیکر صاحب میں وزیر صاحب کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ اخباروں کے صفحے اور شہ سرخیوں سے آپ کی جانب سے اور آپ کے تمام فاضل ممبران کی طرف سے تعریفی کلمات کے ساتھ گو اس صورت میں اخباروں میں پچھلے کئی دنوں سے آرہے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب گذارش ہے کہ ہمارے فاضل اور ہمارے منسٹر صاحب پہلے تو یہ اس بات کو تسلیم کریں کہ یہ اہم اور issue) (Important نہیں ہے۔

○ **وزیر بلدیات۔** میں نے کہا کہ یہ سارے اہم (Important issue) ہیں لیکن اگر ہم سب بحث کرنے لگ جائیں تو دو دن اس میں لگ جائیں گے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب میں خود بھی اس پر آرہا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ ان کو-----------

○ **وزیر بلدیات۔** لیکن اگر بحث کرنے لگ جائیں تو اس پر دو دن لگیں گے۔

○ **ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب میں اس بات پر خود آرہا ہوں کہ میں منسٹر صاحب کی اس بات کی تائید کرتا ہوں۔ کیونکہ ۲۳ وزراء کرام میں خیر سے آج اتفاق سے میرے خیال تیرہ موجودہ نہیں اور دس اس وقت تشریف رکھتے ہیں۔ جب کہ وزیر خزانہ بھی نہیں اور قائد ایوان بھی نہیں۔ میں منسٹر صاحب کی اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ اس تحریک التواء کو (admit) کرنے کے بعد اس پر بحث کی جائے ہم آپ سے گزارش کر رہے ہیں۔ کہ اس پر بحث تفصیلی صورت میں ہونی چاہئے۔ جیسے وزیر صاحب فرما رہے ہیں۔ لیکن اس کو (admit) کرنا چاہئے۔ اس تحریک کو اگر آپ ایڈمٹ (admit) نہیں کرتے تو ان نعروں کو تو ان تمام تر باتوں کو بھی آپ تسلیم کرلیں کہ وہ صرف اخباری خبریں ہیں۔

جب آپ بلوچستان کے عوام کو جو اس طرف یہ دیکھ رہے ہیں کہ ان فیصلوں کی اصل حقیقت اور اصل حقائق کیا ہیں؟

جناب اسپیکر صاحب میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس کو ایڈمٹ کرلیں۔ سب سے پہلے ہمارا اسٹیج ہے ایڈمیشن کی۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی نواب صاحب

○ **نواب محمد اکبر خان بگٹی۔** جناب اسپیکر یہ تمام معاملات اور تمام موضوع ہمارے بنیادی مسائل ہیں۔ پاکستان اور خاص طور پر ہمارے بلوچستان کے عوام کے اور ان پر جو بھی فیصلہ ہو یا ہوچکا ہے اچھا یا برا سکے دور رس نتائج برآمد ہوں گے اگر صحیح فیصلہ ہے اور عوام کے حق میں ہے تو ان کے فائدے میں ان کی بہتری میں سالہا سال ہی چلتے جائیں گے اور اگر اس کے برعکس ان کے مفاد کے خلاف ہے تو یہ ان کو نقصان در نقصان کی طرف لے جائے گا تو یہ اتنے اہم معاملات ہیں کہ ہم سے ہمارا یہ تقاضہ نہیں ہے کہ آپ دو گھنٹے میں یا چار گھنٹے میں اس پر بحث کریں اور اس کو پھر داخل دفتر کردیں اور رفع دفعہ کردیں یہ بہت اہم معاملات ہیں اس پر دو دن لگیں چار دن لگیں میں سمجھتا ہوں کہ تمام معزز ممبران جو اپنے اپنے حلقے کی نمائندگی کرتے ہیں اگر اس پر نہیں بحث کرتے یا اختلاف کرتے ہیں یا اسپیکر صاحب آپ اس کو رول آؤٹ کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ آپ بلوچستان کے بنیادی حقوق کے خلاف ہیں آپ ان حقوق کے خلاف ہیں آپ عوام کے بنیادی حقوق

کے خلاف جارہے ہیں تو یہ ہماری کوئی ذاتی شے یا ٹریژری بنچز میں کسی آنریبل ممبر (member) یا وزیر صاحب کے ذاتی معاملات نہیں ہیں یہ ہمارے تمام عوام کا معاملہ ہے اور بلوچستان (most honourable) کا یہ مسئلہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بالکل تفصیل میں تفصیلی بحث ہونا چاہئے تبادلہ خیال ہونا چاہئے تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ ہمیں کیا ملا ہے یا ہم نے کیا کھویا ہے اس وقت لوگ نہیں جانتے حقیقت سے واقف نہیں ہیں ان کو ملا کیا ہے اخبارات ٹیلی ویژن ریڈیو سیمینارز میں گیت گائے جارہے ہیں او ان کے حق میں قصیدہ گوئی کی جارہی یہ ہر دور میں ایسا ہوتا ہے مگر ہم کو ان تمام قصیدہ گوئی اور شعرو شاعری اور ان کے حق میں جو گیت گا رہے ہیں ان کو ایک طرف کرکے حقیقت کو معلوم کرنا چاہئے کہ حقیقت کیا ہے ہمیں اس سے کیا فائدہ ملا ہے آیا ہمارا بنیادی ہمارا پیدائشی حق اس میں دستیاب ہوا ہے ہمیں ملا ہے اگر ملا ہے تو اس کا دو فیصد ملا ہے یا پچاس فیصد ملا ہے یا سو فیصد ملا ہے؟ یا کچھ بھی نہیں ملا ہے تو میں یہ گذارش کروں گا آپ سے بھی اور ٹریژری بنچز سے بھی کہ اگر آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں تو ہم اس سے یہ تاثر لیں گے کہ آپ بلوچستان کے عوام کے حقوق کے خلاف یہ فیصلہ دے رہے ہیں۔ شکریہ۔

○ **جناب اسپیکر۔** اور کوئی آپ حضرات میں سے بولنا چاہیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر صاحب یہ جو تحریک ہے اور اس پر ہم ممبران کے یہاں پر دستخط ہیں جو صوبہ بلوچستان سے اور بلوچستان کے لوگوں کا یہ حق ہے بلوچستان کے لوگ اس حق کی خاطر کسی سے بھیک نہیں مانگ رہے ہیں یہ ان کا جس طرح کہ نواب صاحب نے کہا کہ پیدائشی اور بنیادی حق ہے اس حق کے لئے بلوچستان کے لوگوں نے کافی قربانیاں دی ہیں جدوجہد کی ہے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے تاکہ ہماری آئندہ جنریشن اپنے حق سے اپنے مال سے فائدہ اٹھا سکے یہ اور بات ہے بعض اوقات مختلف واقعات سرزد ہوئے ہیں اور لوگوں کو یہ محسوس ہو رہا تھا کہ یہاں بلوچستان کے لوگوں کو ضرورت نہیں ہے جو کہ وہ بتا نہیں سکتے تھے لیکن عملی جامہ پہنانے کے لئے کوشش کی ہم نے بھی یہ دیکھا اخبارات میں یہ آیا یہ بھی ملا وہ بھی ملا وہ ایک کیک کا پیس ہے دو پونڈ کا ملا دس پونڈ کا ملا بیس پونڈ کا ملا اور ہماری ریکویسٹ جناب اسپیکر آپ سے یہی ہوگی میں کوشش کروں گا اس پوائنٹ پر میں Relevent رہوں کہ حسب اعداد آپ بھی اس کو بھی خالی دفتر نہیں ہے وہ بھی نہیں ہے خیر یہ تو آپ کی اپنی صوابدید ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ایک دن کیا پانچ دن کیا دس دن اس پر بحث ہونا چاہئے تاکہ ہم مل بیٹھ کے بات کریں کہ ہمیں کیا ملا ہے اور ہم نے کیا کھویا ہے اور سب

سے اہم نقطہ یہی ہے تھینک یو سر

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب اسپیکر پہلے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ جو تحریک پیش کرتے ہیں ان کی کاپی ہمیں کیوں نہیں دی جاتی تاکہ ہم پڑھیں کہ ان میں کون کون سے پوائنٹ دیئے گئے ہیں میرے خیال میں یہ آپ کے سیکریٹری کی کمزوری ہے چونکہ ہمارے ذہن میں جو باتیں ہیں وہ ہم کہنا چاہتے ہیں ایک سینڈک پروجیکٹ دوسرا میرانی ڈیم تیسری صوبائی خود مختیاری چار پانچ پوائنٹس ہیں جو بالکل اہم ہیں اور جتنی پارٹیاں ہیں اور ان سب کی یہی دلی خواہش ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں انہوں نے اصولوں کے لئے جدوجہد کی اور ہم بھی اس سلسلے میں اپنی بساط کے مطابق جدوجہد کر رہے ہیں لیکن ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یہاں بلوچستان کی جو گورنمنٹ ہے وہ بیزار ہے کہ وفاق سے ہم لوگوں کو چھین کر دے' پہلے تو یہاں کی بیوروکریسی کو ٹھیک کریں میرانی ڈیم کے بارے میں بالکل فیصلہ ہوچکا ہے ریشیا نے انسٹالیمنٹ بھی دی ہے ہمارے چیف منسٹر نے پرائم منسٹر کوڈی اولیٹر بھی لکھا ہے کہ یہ جو میرانیڈیم ہے اس کی رقوم ہمیں دیں لیکن پی-اینڈ-ڈی والوں نے اس کے باوجود ایک چھٹی لکھی ہے کہ ہم لوگ اسے With draw کریں گے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ سر یہاں مسئلہ Over lape کا ہے ایک تو ہمیں وفاق نہیں دے رہا ہے اور جو ہمیں وفاق سے مل رہا ہے اور یہاں ہمیں جو کچھ مل رہا ہے افسر شاہی نہیں چھوڑ رہی ہے اور اس کی سب سے بڑی کمزوری یہاں کی گورنمنٹ کی ہے جو ٹریژری بینچز میں ہے ہمیں افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ لوگ یہی کہہ رہے ہیں کہ بھئی چیف ایگزیکٹیو یہاں کا وزیر اعلیٰ نہیں ہے چیف سیکریٹری ہے جب ایک چیف منسٹر کا یہ حال ہو تو میرے خیال میں اس صوبے کے جتنے نمائندے ہیں ان کا بھی یہی حال ہوگا چاہے وہ سیکریٹری ہو چاہے وہ منسٹر ہو چاہے وہ ایم پی اے ہو اس سلسلے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ کام جو Pending میں ہے اور وفاق نے جو ہمیں فنڈز دیئے ہیں اس میں جو بیوروکریسی ٹانگ اڑائی کر رہی ہے۔ اور ہم لوگوں نے پہلے بھی اس سلسلے میں بات کی تھی کہ آپ لوگ ان رکاوٹوں کو دور کریں لیکن اس کے باوجود ابھی تک Statusquo ہے میرانی ڈیم جو مکران کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے وہاں کی زراعت کو بالکل وہ ایک نئی زندگی دے سکتا ہے اس کے اثرات سارے بلوچستان تو کجا پاکستان میں بھی پڑ سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود کچھ لوگ ہیں ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب سے Personally discuss کی ہے اسمبلی میں یہ بات اٹھائی ہے لیکن اس کے باوجود ہم باتیں کرتے ہیں delate ہوتی ہے اور کچھ نہیں دوسری یہ ہے کہ سینڈک پروجیکٹ ہے ہمیں یہ پتہ ہے-------------

○ **جناب اسپیکر۔** کچکول صاحب آپ مہربانی کرکے اس تحریک التواء سے متعلق بات کریں۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** سر۔ میرے خیال میں جہاں تک تحریک التواء کے سلسلے میں میں نے جو باتیں کیں ہمارے دوسرے معزز ارکان نے ایک تو یہ ہے کہ بالکل Vital issue ہے بلوچستان کی خود مختاری کے سلسلے میں آپ کے پریذیڈنٹ نے کیا کیا اسمبلی کو توڑا اس کی logic کیا تھی اس نے اسمبلی توڑی اس لئے کہ صوبوں کو خود مختیاری دی جائے یونٹوں میں آپس میں کوارڈینشن ہونی چاہئے جہاں تک آپ کے واٹر ایوارڈ کا مسئلہ ہے ہمیں کیا ملا ہے یہ جو واٹر ایوارڈ ہے یہ تو دوسری جگہ جہاں ہموار ہے وہاں نہیں آسکتا یہ قلات میں کس طرح آسکتا ہے اس سلسلے میں ہم کہتے ہیں کہ سر یہ vital issue ہے حساس مسئلہ ہے اور ہم لوگ یا جتنی پارٹیز ہیں اور ہم لوگوں کی جدوجہد یہی ہے کہ ہم لوگ اپنے صوبائی حقوق حاصل کریں اور یہ ان نکات میں سے ایپارٹمینٹ ہے اس سلسلے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ اسمبلی کوئی ایسی تحریک پاس کرے اور ساتھ ہی ساتھ اس سلسلے میں اسٹینڈ بھی لےجو وفاق نے ہمیں پراجیکٹس دیئے ہیں۔ جناب اسپیکر۔ مجھے معاف فرمائیں۔ آپ نے interropt کیا۔ سینڈک پراجیکٹ کے سلسلہ میں اگر وہاں سونا اور چاندی بھی نکل آئے تو ہمیں نصیب نہیں ہے یہاں بلوچستان میں سنگ مرمر نکلتا ہے۔ کوئلہ نکلتا ہے سوئی گیس نکلتی ہے اور صوبے کو وہ تین پرسنٹ دے رہے ہیں تو اس سلسلے میں ہماری گورنمنٹ نے کون سا اسٹینڈ لیا ہے؟ ہمارے سارے نوجوان بیروزگار ہیں اور دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں وہ کہتے ہیں سارے بلوچستان کو دیں گے یہ لوگ ہمیں اتنا نااہل سمجھتے ہیں۔ ہمارا مقصد یہ نہیں ہے یہاں صرف بلڈوزر ہاورز تقسیم کریں بلکہ اس اسمبلی کا مقصد یہ ہے کہ ہم بلوچستان کے حقوق کے لئے لڑیں بلوچستان میں پسماندگی ہے یہ صوبہ قدرتی وسائل سے بھرا ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں کیا ملا ہے؟ کل جب--------

○ **جناب اسپیکر۔** میں پھر گذارش کروں گا آپ موضوع کی حد میں رہیں۔ بجٹ پر فرمانے کے لئے دن مقرر ہے۔ اب جو مقصد آپ کے سامنے اگر آپ اس پر فرمائیں۔ تو بہتر رہے گا۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب والا یہ ایک Sensative یعنی حساس مسئلہ ہے یہ بلوچستان کا ایک issue Vital ہے اگر ہم نے اسے نظرانداز کیا تو ہم سارے گناہ گار ہیں چاہے یہ سیاسی مسئلہ ہو یا کچھ اور ہو۔

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک تحریک التواء اٹھائے گئے نکات ہیں۔ یقیناً یہ سب کے نکات ہیں اور ہم سب کو یہاں پر مشترکہ جدوجہد کی ضرورت ہے لیکن اس کے ساتھ ہی قواعد و ضوابط بھی اپنی جگہ ہے جو کارروائی بھی قانون اور ضوابط کے مطابق ہو تو اس کا فائدہ بھی ہوتا ہے اور اس سے ہم استفادہ بھی حاصل

کر سکتے ہیں۔ اس تحریک التواء میں آٹھ سبجیکٹس اٹھائے گئے جبکہ قواعد کے تحت کوئی بھی تحریک التواء ایک متعین اور معین مسئلہ سے متعلق پیش کی جاسکتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس تحریک التواء کے جو محرکین حضرات ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ تحریک التواء کی بنیاد پر ان کو یہ حقائق یا معلومات فراہم کی جائیں۔ لیکن قواعد کے تحت انہیں یہ حقائق اور معلومات فراہم نہیں کی جاسکتی ہیں۔ اس کے لئے سوالات پوچھے جاسکتے ہیں قراردادوں کے ذریعے اس میں اچھی اچھی تجاویز شامل کی جاسکتی ہیں۔ محض تحریک التوا پیش کرنے کی صورت میں یہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا میں سمجھوں گا کہ قواعد و ضوابط کی رو سے یہ تحریک التواء بے ضابطہ ہے اور میں معزز محرکین حضرات سے گذارش کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں باقاعدہ سوالات کر کے تمام حقائق معلوم کریں اور اس کے بعد اپنی تجاویز پر مبنی اپنی قرارداد لائیں۔ اس طرح آئین کے تحت ان تجاویز کے ذریعے آسانی سے معلومات ان تک پہنچائی جاسکتی ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے تحریک التواء کے سلسلے میں آپ کی توجہ قاعدہ نمبر ۷۵ کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس سلسلے میں فیصلہ دیا جاچکا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ یہ میرا حق ہے۔ کیونکہ میں اس تحریک التواء کا محرک ہوں۔ رول نمبر ۷۵ میں لکھا ہے اور میں پڑھتا ہوں۔

(ا) اگر اسپیکر کی رائے ہو کہ وہ معاملہ جسے زیر بحث لانے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ باضابطہ ہے تو وہ بیان پڑھ کر اسمبلی کو سنائے گا اور دریافت کرے گا کہ آیا رکن کی تحریک التواء پیش کرنے کی اجازت ہے اور اگر اعتراض اٹھایا جائے تو اسپیکر ایسے ارکان سے کہ اجازت دیئے جائے کہ حق میں ہیں اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہونے کی درخواست کرے گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس وقت آپ کی اجازت سے میں گذارش کروں گا کہ جناب آپ بھی اس چیز کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ایک بہت امپارٹمنٹ ایشو ہے اور اس معزز ایوان میں میرے خیال میں اپوزیشن کے فاضل ممبران بھی اس کے حق میں ہیں میں یہ بھی کہوں گا کہ ہماری دوسری طرف بیٹھے ہوئے فاضل ممبران بھی جو تشریف رکھتے ہیں۔ چاہے وہ جے یو آئی کے ہوں چاہے ان کا تعلق پی این پی سے ہو یا وہ کسی بھی پارٹی کے ہوں وہ بھی ان حقائق سے منہ نہیں موڑ سکتے کہ یہ ایک اہم ایشو ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں نے فیصلہ دے دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے عرض کروں گا کسی تحریک التواء کے ذریعے حقائق اور معلومات فراہم نہیں کی جاسکتی ہے۔ آپ متعلقہ قواعد کی رو سے اگر ملاحظہ فرمائیں ------(مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر گو کہ آپ ہمارے اسپیکر ہیں میں بڑے احترام سے عرض کروں گا اور آپ کی توجہ پھر رول نمبر ۵۷ کی طرف مبذول کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ آپ کو ایک روایت قائم کرنی چاہئے تاکہ آنے والی جمہوری تاریخ اس کی داد دے۔ میں یقین سے کہوں گا کہ اس وقت ہمارے فاضل ممبران خوش قسمتی سے سوئے اتفاق سے ہمارے وزرائے کرام اور مشیر حضرات سے بھی اگر پوچھیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ یہ بہت امپارٹنٹ مسئلہ ہے جناب والا۔ آپ اسے کیسے رول آوٹ کر رہے ہیں اس کی وجہ-------- مجھے بولنے کا حق ہے---

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب۔ میں پھر آپ سے گذارش کروں گا کہ میں نے اس کی امپارٹنیس سے انکار نہیں کیا ہے۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے تاہم قواعد و ضوابط کے تحت ہم سب مل کر چلیں گے۔

○ **نواب محمد اکبر خان بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ مجھے اور میرے ساتھیوں کو بلکہ اور میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام کو بھی آپ کے اس فیصلہ سے سخت صدمہ پہنچے گا ابھی آپ نے جو فیصلہ دیا ہے۔ جناب اسپیکر۔ اس ہاؤس میں آپ ایک لحاظ سے منصف ہیں۔ آپ کے اس فیصلہ سے مجھے ایک اور فیصلہ یاد آیا کئی سال ہوئے ایک منصف صاحب یعنی سینئر مجسٹریٹ صاحب بیٹھے ہوئے کسی درخت کی چھاؤں تلے ایک کیس سن رہے تھے ان کے سامنے دونوں وکیل بحث کر رہے تھے کچھ دیر کی بحث کے بعد جیسے اس ہاؤس میں ممبر صاحبان نے حق میں اور بعض ممبر حضرات نے مخالفت میں بات کی بہرحال منصف صاحب اچانک اٹھے میں بڑے احترام سے کہوں گا اگرچہ وہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں۔

جناب اسپیکر جو فیصلہ آپ کرتے ہیں وہ عوام کی بنیادی حقوق کے خلاف ہے تاہم قواعد اور ضوابط کے تحت تو ہم اس کے خلاف مزید کچھ نہیں کرسکتے۔ صرف ہاؤس سے واک آوٹ کرسکتے ہیں۔

(اس موقع پر جمہوری وطن پارٹی کے اراکین ایوان سے واک آوٹ کر گئے)

○ **جناب اسپیکر۔** ضابطوں کی پابندی کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

جناب اسپیکر کے حکم سے کارروائی سے حذف کیا گیا۔

قراردادیں

جناب اسپیکر۔ اب قراردادیں ہیں۔

قرارداد نمبر ۲۰ کے محرک مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب ایوان میں نہیں ہیں۔

اس کے بعد اگلی قرارداد نمبر ۲۵ کے محرک بھی ایوان میں نہیں ہیں۔ قرارداد نمبر ۲۶ ڈاکٹر کلیم اللہ خان صاحب کی ہے ڈاکٹر صاحب اپنی قرارداد ایوان میں پیش کریں۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر صاحب میں پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ بولنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ اس اسمبلی میں پہلے بھی کئی قراردادیں پاس ہوئی ہیں دو تین قراردادیں تھیں جو میں نے پیش کی تھیں جو میرے حلقہ نیابت میں ٹی بی سے متعلق تھی پھر سارے بلوچستان کے پشتون ایریا کے واٹر ٹیبل کے متعلق تھی یہ ایک اہم قرارداد اس اسمبلی نے پاس کی تھی پھر ایک قرارداد سرور خان صاحب کے ایماء پر ایران سے ناجائز قسم کے فروٹ امپورٹ کے متعلق قرارداد منظور ہوئی تھی اس قسم کی قراردادیں پاس ہوئی تھیں جس پر قطعاً کوئی ایکشن نہیں لیا گیا نہ یہاں کے لیول پر اور نہ ہی فیڈرل لیول پر۔ جناب اسپیکر ہم جو قراردادیں یہاں پر پاس کرتے ہیں آیا ان کے پاس کرنے کا کوئی مقصد بھی ہوتا ہے یا ہم قرارداد برائے قرارداد پاس کرتے ہیں اس سلسلہ میں' میں نے ایک قرارداد آپ کے دفتر میں بھیجی اور وہ یہ تھی کہ یہ جو یہاں پر قراردادیں پاس ہوئی ہیں اس پر آگے چل کر صوبائی یا فیڈرل لیول پر کوئی کارروائی نہیں ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں' میں ایک قرارداد لانا چاہتا تھا۔ جو آپ نے مسترد کردی ہے اس گراؤنڈ پر کہ پتہ نہیں اس کا تعلق فیڈرل گورنمنٹ سے ہے یا کس سے تعلق ہے۔ یہ جو قراردادیں ہم پیش کرتے ہیں اور آپ پاس کرتے ہیں اس کا سارا مقصد فوت ہوجاتا ہے۔ اگر ہم ان قراردادوں پر جو کارروائی یا Process ہے اس پر ہم بات نہیں کرتے اور اس کے متعلق نہ پوچھیں کہ یہ جو قراردادیں پاس ہوتی ہیں کس غرض سے پاس ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں نے ایک قرارداد آپ کے دفتر میں بھیجی ہے آپ نے اسے ریجیکٹ کیا ہے۔ پتہ نہیں کس گراؤنڈ پر اور پتہ نہیں کیوں یہ ریجیکٹ ہوئی ہے۔ ہم یہاں لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ عوام کی نمائندگی کے حوالے سے ہم یہاں یہ قراردادیں پیش کرتے ہیں تاکہ

عوام کو فائدہ پہنچے اگر ان قراردادوں پر عمل نہیں ہوتا ہے اور ان قراردادوں کو آگے نہیں لے جاتے ہیں پراسیس کے لئے تو پھر ان قراردادوں کا کیا مقصد ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں میں یہ صفائی چاہوں گا کہ میری قرارداد کو کیوں مسترد کیا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی ہاں۔ جہاں تک آپ کی قرارداد کا تعلق ہے پہلے قراردادیں کے متعلق دوسری قرارداد تھیں۔ جس طرح قرارداد کی نوعیت ہے اس کی نوعیت سفارش کی ہوتی ہے۔ چاہے وہ صوبائی حکومت سے متعلق ہو یا مرکزی حکومت سے متعلق ہو اس سلسلہ میں آپ دوسری قرارداد ضوابط کے مطابق پیش نہیں کرسکے ہیں البتہ آپ کسی سوال کے ذریعہ معاملے کو صوبائی حکومت سے پوچھ سکتے ہیں اور اس قرارداد کو base بناکر یہ پوچھ سکتے ہیں کہ ہم نے یہ قرارداد پیش کی تھی اور ہاؤس نے منظور کرلی کیونکہ سفارش کی حد تک آپ پوچھ سکتے ہیں کہ اس پر کس حد تک عمل درآمد ہوا ہے۔ لیکن ضابطہ کے مطابق اس پر کوئی دوسری قرارداد پیش نہیں ہوسکتی اس وجہ سے میں نے اس قرارداد کو (turn down) کیا۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** اسپیکر صاحب۔ آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ یعنی جو اپوزیشن والوں نے تحریک پیش کی تھی اس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا یہ سات آٹھ نکات آپ نے جمع کئے اس سلسلہ میں ابھی آپ نے یہ فرمایا کہ قرارداد بہترین چیز ہے اس کی وضاحت کے لئے اس پر تفصیل سے گفتگو کرنے کے لئے اس ہاؤس میں اور کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے جب آپ قرارداد کو سب سے موزوں سمجھتے ہیں تو اسی لئے ہم نے قرارداد پیش کی اور پھر آپ نے یہاں پر قراردادوں کو ریجیکٹ کردیا ہے تو ہم کس طرح سے اپنے مطالبات اپنی شکایات اور پروٹیسٹ عوام کے حوالے سے کیسے پیش کریں؟

○ **جناب اسپیکر۔** میں بتاتا ہوں۔ انہوں نے تحریک التواء پیش کی تھی۔ اب تحریک التواء کے ذریعے وہ جو کچھ پوچھنا چاہتے تھے یا معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے انہیں تحریک التواء کے ذریعے کماحقہ معلومات نہیں مل سکتی تھیں اس لئے میں نے انہیں یہ تجشین دی اگر آپ معلومات کی حد تک تو سوالات کریں اور بعد میں ایک قرارداد لے آئیں اور ہاؤس پھر سفارش کریں اور سفارش کی حد تک تو قرارداد کی نوعیت ہوتی ہے۔ مگر اس پر دوسری قرارداد کسی ضابطہ کے تحت پیش نہیں کی جاسکتی۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر۔ صاحب آپ کیا تجویز دیتے ہیں یہ جو قراردادیں

اس ہاؤس میں پاس ہوتی ہیں ان پر آگے چل کر کوئی کارروائی نہیں ہوتی ہے۔ تو پھر ہمارے لئے کون سا راستہ رہ جاتا ہے۔ ہم کس طریقہ سے اپنی آواز حکومت تک پہنچائیں اس کے لئے ہم کیا طریقہ کار اختیار کریں؟

○ **جناب اسپیکر۔** آپ اس سلسلہ میں سوال کر سکتے ہیں متعلقہ وزیر سے جس سلسلہ میں آپ کی قرارداد ہو۔ وہ اس کی پیش رفت کے بارے میں جواب دے سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ویسے بھی جاکر آپ ان سے مل سکتے ہیں۔ یہی ایک صورت قرارداد کی ہو سکتی ہے۔ اس سے بڑھ کر جو قرارداد کی نوعیت ہے وہ اس حد تک ہے۔ کیا آپ کچھ فرما رہے تھے؟

○ **وزیر بلدیات۔** جناب والا۔ جب کوئی قرارداد اسمبلی ر سے کرتی ہے تو اس پر کوئی عمل در آمد نہیں ہوتا ہے۔ میرے خیال میں خان صاحب ہمیں یہ بتادیں کہ انہوں نے کونسی قرارداد اسمبلی سے پاس کروائی اور اس پر عمل در آمد نہیں ہوا۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ پچھلے Season کی بات کر رہے ہیں۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر۔ میں وزیر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ تین قراردادیں اس ہاؤس نے پاس کی تھیں ایک واٹر ٹیبل کے متعلق بلوچستان کا واٹر ٹیبل مسلسل پندرہ سے بیس کے حساب سے سالانہ نیچے جارہا ہے جو ایک نیشنل کیلیمیٹی ہے اور اس کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس ہاؤس نے یہ قرارداد پاس کی تھی کہ اس سلسلہ میں ٹیکنیکل فیزیبلیٹی اسٹیڈی اور ریسرچ وغیرہ اس قسم کے اقدامات وغیرہ کئے جائیں تاکہ اس کا تدارک ہو سکے۔ ایک قرارداد تو اس سلسلہ میں تھی دوسری قرارداد یہ تھی میرے Constituency میں بعض ایسے ایریا ہیں جہاں ٹی بی کا مرض تیس سے پچاس فیصد ہے اور اس بات کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسمبلی نے یہ قرارداد پاس کی تھی کہ جس معاشرے میں تیس سے پچاس فیصد ٹی بی کے مریض ہوں تو ان سے آپ معاشرے کی کونسی خدمت لینا چاہیں گے اور جناب تیسری قرارداد سرور خان صاحب نے پیش کی تھی کہ ایران سے جو پھل در آمد کیا جاتا ہے۔ اس سے ہمارے زمینداروں کو بہت نقصان ہورہا ہے اور اس قسم کا پھل ایران سے در آمد کیا جاتا ہے جس کی پاکستان میں اور بلوچستان میں کوئی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی ہے۔ اس کے بدلے ایران کو پھل یہاں سے بھیجا جاتا ہے وہ بلوچستان کا نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ سندھ یا پنجاب کے علاقے کا ہوتا ہے۔ یہ بلوچستان کے ساتھ سراسر زیادتی ہے۔ یہ تین قراردادیں پچھلی

اسمبلی میں پاس ہوئی تھیں۔ ان پر یا کسی بھی قرارداد پر کوئی خاطر خواہ قدم نہیں اٹھایا گیا اور معاملہ جوں کا توں ہے اس کے بعد نہ وزیر صاحبان نے نہ حکومت نے نہ پریس نے نہ اخبارات نے اور نہ ہی لوگوں نے اس طرح توجہ دی ہے - یہ وہ تین قراردادیں جس کی اہمیت بالکل واضح ہے بلوچستان کے حوالے سے اس پر کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ وزیر صاحب کے انفارمیشن کے لئے۔

○ **وزیر بلدیات۔** جناب والا۔ ہمارے آنر ایبل ممبر نے فرمایا ہے کہ تین قراردادیں یہاں پر پاس ہوئی ہیں۔ میرے خیال میں ایران سے جہاں تک فروٹ وغیرہ آرہا تھا اس کے متعلق تھا اس کے متعلق ہم نے چیف سیکریٹری سے بات بھی کی تھی اس پر میرے خیال میں عملدر آمد بھی ہوگیا ہے اور ہم انشاء اللہ آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ایران سے سیب وغیرہ نہیں آئیں گے جو بھی فروٹ آتا ہے وہ نہیں آئے گا۔ دوسری جو دو قراردادیں آپ کی تھیں ان کے لئے بھی ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ اس پر ہم جلد سے جلد عمل در آمد کرائیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد نمبر ۲۶۔ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کی ہے۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مہنگائی میں اضافہ، طلباء و طالبات کی بڑھتی ہوئی تعداد اور حالات کے مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ وظائف کا کوٹہ اور رقم ناکافی ہے لہذا اس میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مہنگائی میں اضافہ، طلباء و طالبات کی بڑھتی ہوئی تعداد اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ وظائف کا کوٹہ اور رقم ناکافی ہے لہذا اس میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے۔

○ **وزیر بلدیات۔** جناب والا۔ ہم اس قرارداد نمبر ۲۶ کی حمایت کرتے ہیں اس کو ایوان میں پاس کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد نمبر ۲۶ کو منظور کیا جائے؟ (تحریک منظور کی گئی)

○ **جناب اسپیکر۔** اگلی قرارداد نمبر ۲۷ عبدالقہار صاحب کی ہے۔

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ۲۳/ اگست ۱۹۹۰ء کو پشتون اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے پرامن جلوس پر سائنس کالج کوئٹہ کے گیٹ پر بی آر پی اور پولیس کی بلاجواز فائرنگ کے نتیجہ میں تین معصوم طلباء منظور احمد، عبدالودود، احمد اللہ اور ایک راہ گیر شہید ہونے کے علاوہ متعدد طلباء زخمی ہونے کے خونیں واقعہ کی تحقیقات کروانے کے لئے اگرچہ سابقہ حکومت نے ایک ٹریبونل قائم کیا تھا لیکن مہینے گزرنے کے باوجود نہ ہی تحقیقاتی رپورٹ منظر عام پر آئی ہے اور نہ ہی مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا گیا۔

لہٰذا ذیل سفارشات پر فوری طور پر عمل درآمد کروایا جائے۔

(i) تحقیقاتی رپورٹ جلد از جلد منظر عام پر لائی جائے۔

(ii) جلوس پر فائرنگ کی منصوبہ بندی کرنے والے پس پشت عناصر کو بے نقاب کیا جائے۔

(iii) مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ۲۳/ اگست ۱۹۹۰ء کو پشتون اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے پرامن جلوس پر سائنس کالج کوئٹہ کے گیٹ پر بی آر پی اور پولیس کی بلاجواز فائرنگ کے نتیجہ میں تین معصوم طلباء منظور احمد، عبدالودود، احمد اللہ اور ایک راہ گیر شہید ہونے کے علاوہ متعدد طلباء زخمی ہونے کے خونیں واقعہ کی تحقیقات کروانے کے لئے اگرچہ سابقہ حکومت نے ایک ٹریبونل قائم کیا تھا لیکن مہینے گزرنے کے باوجود نہ ہی تحقیقاتی رپورٹ منظر عام پر آئی ہے اور نہ ہی مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا گیا۔

لہٰذا ذیل سفارشات پر فوری طور پر عمل درآمد کروایا جائے۔

(i) تحقیقاتی رپورٹ جلد از جلد منظر عام پر لائی جائے۔

(ii) جلوس پر فائرنگ کی منصوبہ بندی کرنے والے پس پشت عناصر کو بے نقاب کیا جائے۔

(iii) مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس کے متعلق کون تقریر کرنا چاہتا ہے؟

○ **وزیر بلدیات۔** جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں ہوم منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس کے

متعلق تفصیل بتائیں اس لئے کہ وہ بہتر جانتے ہیں۔

○ **میر ذوالفقار علی مگسی۔(وزیر داخلہ)۔** جناب والا۔ اس کے متعلق سابقہ حکومت کے دور میں تحقیقات کے لئے ایک جرگہ قائم کیا گیا تھا۔ جو موجودہ چیف جسٹس نے مقرر کیا تھا اس نے اپنی رپورٹ سابق وزیر اعلیٰ اور محکمہ امور داخلہ کو بھجوائی ہے جو کہ موجودہ حکومت کے زیر غور ہے۔ محکمہ امور داخلہ نے یہ رپورٹ وزیر اعلیٰ کو پیش کردی ہے اور یہ اب ان کے زیر غور ہے جہاں تک رکن اسمبلی کا یہ کہنا ہے کہ اسے شائع کیا جائے تو یہ مفاد عامہ کے خلاف ہے کیونکہ پولیس اور بی آر پی یا جو بھی مجرم ہوا اس کو عدالت میں پیش کر دیا جائے گا اور مجرموں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

مندرجہ بالا امور کی وجہ سے محکمہ امور داخلہ رپورٹ شائع کرنے کے حق میں نہیں ہے مالی امور یا ادائیگی کے لئے کمشنر کوئٹہ کو رقوم فراہم کئے گئے ہیں وہ کارروائی کریں گے اس وضاحت کے بعد امید ہے معزز ممبر زور نہیں دیں گے۔

○ **عبدالقہار خان۔** جناب اسپیکر۔ جہاں تک ہمارے وزیر متعلقہ نے فرمایا ہے کہ جتنے آدمی مرے ہیں ان کو ۲۰، ۳۰ ہزار روپے دے کر معاملہ ختم کر دیا جائے گا۔ یہ ہمارے صوبے کے ساتھ زیادتی ہوگی ہم نے پچھلی اجلاس میں بھی کہا تھا اور اس کے لئے جلسہ جلوس بھی ہوئے۔ جلسہ جلوس کرنا عوام کا آئینی اور قانونی حق ہے یہ ایک پرامن جلوس تھا اس سلسلے میں پی ایس ایف نے اپنے جائز مطالبات کے لئے ۲۳ اگست کو جلوس نکالا جب جلوس ختم ہوگیا اور سائنس کالج کے اندر داخل ہوگیا آدھے طالب علم اندر تھے آدھے باہر تھے اس کے باوجود بلا جواز فائرنگ کی گئی اس سے کئی معصوم جانیں ضائع ہوئیں۔ اس سے پہلے ہم نے قرارداد پیش کی تھی لیکن ہم وزیر متعلقہ سے سفارش کرتے ہیں کہ بہت وقت ہوچکا ہے اس کو شائع کر دیا جائے۔

○ **عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب والا۔ وزیر موصوف کی یہ رائے کہ اس رپورٹ کا شائع کرنا مفاد عامہ کے خلاف ہے اس رپورٹ کو منظر عام پر لایا جائے میرے خیال میں غلط نہ ہوگا ہماری قرارداد کا مقصد یہ ہے کہ مفاد عامہ کے لئے اس کو ظاہر کیا جائے میرے خیال میں اگر حکومت مجرموں کو چھپائے گی یہ ایسی بات نہیں ہے کسی خاص آدمی کو چھپانے کی بات نہیں ہے تو پھر مفاد عامہ کی بات تو یہ ہے کہ کہ جنہوں نے غلط کام کیا ہے ان آدمیوں کو کیفر کردار تک یہ پہنچایا جائے یہ بات تو مفاد میں ہے اس رپورٹ کو مفاد عامہ کے لئے منظر

عام پر لایا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** جناب والا۔ وزیر داخلہ نے تگ و دو کی بات کی ہے اور اس وقت سیاسی حالات مختلف تھے جن لوگوں کو پکڑا گیا تھا مگر ہم کو یقین ہے کہ اصل مجرموں کو چھپایا جائے گا۔ اصل مجرم جو پس پردہ تھے وہ ابھی تک منظر عام پر نہیں جو لوگ منظر عام پر تھے ان کا نام دیا گیا ہے عوام کو اصل حقائق سے بے خبر رکھا گیا صرف ایک تھانیدار کو پکڑنا بلکہ جو اصل حقائق ہیں جو اصل مجرم ہیں جو ان کے پیچھے کام کرتے ہیں اصل حقائق کو تو یہ ظاہر نہیں کرتے ہیں بلکہ جو اصل مجرم ہیں جو ان حقائق کے پیچھے کام کرتے ہیں اس سے پہلے ۸۶ء میں واقعات ہوئے چار' چھ آدمی مرگئے آج تک کوئی آدمی نہیں پکڑا گیا ہے اور نہ سزا دی گئی میرے خیال میں اب بھی ان لوگوں کو پکڑا گیا ہے جن کا اس سے کئی تعلق نہیں ہے اصل مجرم اب بھی چھپے ہوئے ہیں مہربانی کرکے اصل مجرم کو پکڑنے کی تگ و دو کی جائے ان کو منظر عام پر لایا جائے۔

○ **وزیر داخلہ۔** جناب اسپیکر۔ یہ تحقیقاتی رپورٹ شائع نہیں کی جاسکتی ہے۔ اگر وہ اصرار کرتے ہیں تو میں یہ رپورٹ وزیر اعلیٰ صاحب کے اور آپ کے سامنے رکھ دوں گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** کیا محرک اپنی قرارداد پر زور دے رہے ہیں؟

○ **عبدالقہار خان۔** ہم اپنی قرارداد واپس لیتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد واپس لے لی گئی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** چونکہ اسمبلی کے سامنے مزید کارروائی نہیں ہے اس لئے اجلاس کی کارروائی مورخہ ۱۵ جون ۱۹۹۱ء شام چار بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(دوپہر بارہ بجکر دس منٹ پر
اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۵ جون ۱۹۹۱ء (شنبہ)
شام چار بجے تک ملتوی ہوگیا)